تفسیر سورۂ یونس علیہ السلام

از

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب

دینی بک ڈپو اردو بازار دہلی

ھدیہ

ایک روپیہ چار آنہ

پہلا .... ایڈیشن

کمال پرنٹنگ پریس دہلی

جنت کی کنجی

جنت کی کنجی ملاحظہ کیجئے جسے حضرت مولانا نے احادیث کی معتبر کتابوں سے تالیف فرمایا ہے۔ اردو میں یہ پہلی کتاب ہے۔ ہر انسان مرد و عورت کیلئے اس کا مطالعہ بیحد ضروری ہے۔ اس میں بہت سی آسان باتیں درج ہیں جو عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں۔ اور جن پر عمل کرنے سے آپ جنت کے حقدار بن جائیں گے۔ اس کتاب میں تقریباً ڈھائی ہزار حدیثوں کا نہایت سلیس اور عام فہم ترجمہ ہے۔ جس میں جنت کی خوشخبری دیگئی ہے۔ اور پوری کتاب ۳۶۰ صفحات پر مشتمل ہے قیمت تین روپئے چار آنے ہے۔

ہماری یہ کتابیں منگا کر ملاحظہ فرمائیے اور اپنی قیمتی
زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھالیے مطبوعہ دینی بکڈپو دہلی
تعلیم الدین
مجلد عہ
حیات المسلمین
مجلد عہ
جنت کی کنجی
مجلد
سفرنامہ اسیر مالٹا مجلد
غدار کے چند علماء مجلد
دوزخ کا کھٹکا
مجلد
خدا کی باتیں
مجلد
رسول کی باتیں
مجلد
شوکت آرا بیگم مجلد
رسول اللہ مجلد
پہلی تقریر سیرت
مجلد
دوسری تقریر سیرت
مجلد
مضامین احمد سعید
مجلد
صلوٰۃ سلام
اسلامی معاشرہ مجلد
تقاریر احمد سعید
مجلد
پردہ کی باتیں
مجلد
دینی بکڈپو اردو بازار دہلی
ماہ رمضان
دین کی باتیں

پیشِ لفظ

سحبان الہند حضرت مولنا احمد سعید صاحب

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہِ الکریم

سورۂ یوسف کی طباعت اور اشاعت کے بعد ہی بعض احباب نے سورۂ یونس کا تقاضہ شروع کر دیا اگرچہ میری خواہش تھی کہ پورے قرآن شریف کا ترجمہ اور تیسیر طبع ہوتی اور لوگوں کا وہ اشتیاق اور انتظار پورا ہو جاتا جو ان کو عرصہ سے دامن گیر ہے اور مجھ سے تقاضوں کا بار ختم ہوتا۔ چونکہ ابھی بیندرہ پاروں کی تیسیر باقی ہے اور میں نے اس کام کی تکمیل کیلئے دو سال کا اندازہ لگایا ہے۔ اور میں نہیں کہہ سکتا کہ میرا یہ اندازہ صحیح ہے یا غلط ہے لیکن حضرت حق جل مجدہٗ کے بھروسہ اور توکل پر میں نے یہ اندازہ لگایا ہے۔ مقامی حالات اور روزمرہ کے مشاغل کی موجودگی میں میرا یہ اندازہ بہت ہی کم ہے۔ لیکن احباب کے اصرار ... اور تقاضوں نے مجھ کو مجبور کر دیا اور بالآخر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ سورۂ یونس کے ترجمہ اور تیسیر کو شائع کر دیا جائے۔ سورۂ یونس سورۂ توبہ اور سورۂ ہود کی درمیانی سورت ہے۔

اعتقادی مسائل مثلاً توحید باری تعالیٰ۔ قیام قیامت۔ قرآن کا کلام الٰہی ہونا۔ مُردوں کا دوبارا زندہ ہونا۔ جہنم اور جنت۔ مجرمین کیلئے سزا کی

نوعیت ۔نکوکاروں کیلئے عیش اور جنات النعیم کی خوشخبری ۔شرک کا رد ۔قیامت کے دن معبودان باطلہ کی بے بسی اور بے کسی ۔توحید باری پر انوکھے دلائل ۔انبیاء علیہم السلام میں سے حضرت نوح اور موسیٰ علیہ السلام کا مختصر تذکرہ ۔حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا عذاب سے نجات پاجانا ۔فرعون کا غرق ہونا ۔حضرت حق تعالیٰ کا مدبر الامور ہونا ۔لوگوں کا عذاب طلب کرنے میں تعجیل کرنا ۔قرآن شریف کے معجز ہونے پر تحدی کرنا اور قرآن شریف کی طرح فصیح و بلیغ اور بہترین دلائل اور مغیبات پر آگاہ وغیرہ خوبیوں کے ساتھ ایک سورت کا مطالبہ کرنا ۔غرض یہ تمام مضامین اس سورت میں موجود ہیں ۔پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تسلی بھی ہے دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کا دوام غرض ہر چیز کو مدلل اور واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

میں نے تفسیر میں اور قرآن کے ترجمہ میں اپنے اکابر کا پورا خیال رکھا ہے حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ مولانا محمود الحسن صاحب بلکہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب قدس سرہٗ العزیز تک کے تراجم کو پیش نظر رکھا ہے ۔اور اس تمام کد و کاوش کے بعد ترجمہ اور تفسیر کو مرتب کیا گیا ہے ۔پھر بھی اگر کسی صاحب کو کوئی غلطی معلوم ہو یا ایسا خیال ہو کہ میں نے کسی جگہ اکابر کی رائے کو یا حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب یا مولانا عبد القادر صاحب رحمہما اللہ کے ترجمہ کو نظر انداز کر دیا ہے ۔تو مجھکو فوراً مطلع کیا جائے ۔میں نے چونکہ قرآن مجید کو عام فہم اور سلیس اردو میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور ہر موقعہ پر عوام کا خیال رکھا گیا ہے ۔اس لئے اکثر جگہ الفاظ بدل گئے ہیں اور یہ تبدیلی محض زبان کی تبدیلی سے ہوئی ہے ۔ورنہ مفاہیم میں اور مطالب میں کوئی تبدیلی نہیں ہے ۔اپنے احباب سے ملتجی ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے مخصوص اوقات میں دعا فرمائیں کہ وہ اپنی رحمت کاملہ سے تفسیر کو کامل فرمائے اور اس فقیر کی سعی کو مقبول و مشکور فرمائے ۔وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۔فقیر احمد سعید کان اللہ لہٗ

۵ جمادی الاولےٰ ۱۳۷۲ھ

سُورَةُ يُونُسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَتِسْعُ آيَاتٍ وَإِحْدَىٰ عَشْرَ رُكُوعًا

سورۂ یونس مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ① اَكَانَ

الرٰ یہ ایسی کتاب کی آیتیں ہیں جو حکمت و دانش کی باتوں سے بھری ہے

لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ

کیا ان لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ہم نے انہی میں کے ایک مرد پر اس

مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

مضمون کا حکم بھیجا کہ آپ سب لوگوں کو خدا کے عذاب سے ڈرائیے اور جو لوگ ایمان

اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ

لے آئیں ان کو یہ بشارت دیدیجئے کہ ان کیلئے ان کے رب کے ہاں

رَبِّهِمْ ۘ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا

بہت بلند مرتبہ ہے۔ ایسے شخص کے متعلق کافروں نے یہ کہا کہ یہ تو

لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ②

کھلا جادو گر ہے۔

وقف النبی صلعم

سورۂ یونسؑ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی ہے اس میں ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ قف۔ یہ ایسی کتاب کی آیتیں ہیں جو حکمت و دانش کی باتوں سے لبریز اور پُر ہے*
یعنی قرآن مجید کی آیتیں حکیم سے مراد ہے حکمت والی یا محکم و مضبوط یا حاکم یعنی حکم
دینے والی کتاب یا محکوم یعنی جس میں احکام دئے گئے ہیں (۱) کیا ان لوگوں کو
اس بات پر تعجب ہوا کہ ہم نے ان ہی میں سے ایک آدمی پر یہ وحی بھیجی اور اس
مضمون کا حکم بھیجا کہ آپ سب لوگوں کو ڈرا دیجئے کہ جو اللہ تعالیٰ کے احکام
کی خلاف ورزی کرتا ہے اُس کو ڈرائے اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اُن
کو یہ بشارت اور خوشخبری دیدیجئے کہ اُن کیلئے اُن کے رب کے پاس بہت بلند
مرتبہ ہے ایک آدمی پر وحی بھیجنا جو اُن ہی جیسا بشر ہے کوئی اچنبھے کی بات
نہ تھی مگر اُن کو اس پر بڑا تعجب ہوا۔ اور کافر کہنے لگے کہ یہ شخص تو کھلا جادوگر
ہے * یعنی اوّل تو بشریت کو نبوت کے منافی سمجھتے تھے اور علی سبیل التنزل
ماننے بھی تھے تو کہتے محمد بن عبداللہ پر یہ قرآن کیوں نازل ہوا۔ طائف یا مکہ کے
کسی سردار پر کیوں نہ اترا۔ لولا نزل ہذا القرآن علی رجل الخ قَدَمَ صِدْقٍ کی
تفسیر میں بہت سے قول ہیں۔ اعمال صالحہ کا ذخیرہ۔ اجر حسن۔ وہ اعمال جو آگے
بھیجے ہیں۔ پایئگاہ رفیع، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس۔ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی شفاعت وغیرہ وغیرہ جو ایک آدمی کا نبی ہونا اور وہ بھی محمدؐ بن
عبداللہ کا مہبط وحی ہونا کافران مکہ کے نزدیک...... قابل اعتراض تھا
اس لئے آپ کو کھلا جادوگر بتایا ۔ (۲)

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

بالیقین تمہارا رب تو اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو

وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ

چھ روز میں پیدا کیا پھر عرش پر اپنی شان کے موافق

عَلَى الْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۖ مَا مِنْ

قائم ہوا اور جلوہ گر ہوا وہ ہر ایک کام کی تدبیر کرتا ہے کوئی

شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ ۚ ذَٰلِكُمُ

سفارش کرنے والا نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد ایسا ہے

اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا

اللہ تمہارا رب سو تم اسی کی عبادت کرو کیا تم اس

تَذَكَّرُونَ ﴿٣﴾

بات پر غور نہیں کرتے

بلاشبہ تمہارا رب تو وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے آسمان و زمین کو تدریجاً چھ روز میں پیدا کیا پھر عرش پر اپنی شان کے لائق قائم اور جلوہ گر ہوا۔ وہی ہر کام کی مناسب تدبیر کرتا ہے۔ کوئی شخص اس سے سفارش کرنے والا نہیں مگر اُس کی اجازت کے بعد۔ یہی اللہ تمہارا حقیقی رب ہے لہذا تم اسی کی عبادت کرو کیا تم اس بات پر غور اور سوچ بچار نہیں کرتے * یعنی چھ روز کی جس عرصہ میں مقدار پوری ہو اتنے عرصہ میں تدریجاً پیدا کیا ہو سکتا ہے کہ ہزار برس کا ایک دن ہو اور ہو سکتا ہے کہ یہی معمولی دن ہوں۔ اس کے روبرو کسی کو بدون اُس کی اجازت کے شفاعت کا بھی حق نہیں چہ جائے کہ تم عبادت میں شریک کر لو۔ یہ دلائل توحید و رسالت سُننے کے بعد بھی تم نہ سمجھتے ہو نہ سوچتے ہو * حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جتنی دیر لگے چھ دن کو اتنے وقت میں بنائے آسمان و زمین اور اس ملک کا دربار بنوایا عرش پر۔ سب کام کی تدبیر وہاں سے ہو ۱۲۔ (۳)

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ط وَعْدَ اللَّهِ

تم سب کو اسی خدا کی طرف واپس جانا ہے۔ یہ وعدہ کیا

حَقًّا ط إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

ہے اللہ نے وعدہ سچا۔ بیشک وہی پہلی بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے۔ اور

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

وہی اس کو دوبارہ بھی پیدا کریگا تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور

الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ط وَالَّذِينَ

انہوں نے نیک عمل بھی کیے ان کا صلہ انصاف کیساتھ عطا فرمائے اور جو لوگ

كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ

دین حق سے منکر ہوئے ان کو پینے کیلئے سخت کھولتا ہوا پانی ملے گا اور

وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿۴﴾

انکو دردناک عذاب ہوگا اس کفر کی پاداش میں جو وہ کیا کرتے تھے۔

تم سب کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف واپس جانا ہے اور تم سب کی جائے رجوع اُسی کے پاس ہے یہ وعدہ کیا ہے اللہ نے وعدہ سچا۔ بلاشبہ وہی مخلوق کو پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے اور وہی اس کو دوبارہ بھی قیامت میں پیدا کرے گا تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اُن کو انصاف کیساتھ پورا صلہ عطا فرمائے۔ اور جو لوگ کفر کرتے رہے اُن کو سخت کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا اور اُن کو سخت دردناک عذاب ہو گا اُس کفروانکار کی پاداش میں جو وہ کیا کرتے تھے × یعنی واپس ہونا خدا کی طرف ضروری ہے۔ اوّل تو وہی پہلی بار اور دوسری بار پیدا کرنے والا ہے پھر اُس کا وعدہ حق ہے نیز یہ کہ نیکوں کو اُن کے اعمال کا صلہ اور منکروں کو اُن کے انکار کی سزا ملنی ہے اور اس کیلئے حقیقی طور پر قیامت کا دن مقرر ہے۔ "لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی ط" (۴)

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّ

وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے جس نے آفتاب کو چمکدار اور چاند کو

الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا

روشن بنایا اور چاند کیلئے منزلیں مقرر کیں تاکہ تم لوگ

عَدَدَ السِّنِیْنَ وَ الْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ

برسوں کا شمار اور اوقات کا حساب معلوم کر سکو۔ اللہ نے

اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ

یہ چیزیں نہیں پیدا کیں مگر کمال حکمت کیساتھ۔ خدا تعالیٰ اپنے دلائل ان

الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝۵

لوگوں کے لئے مفصل بیان کرتا ہے جو لوگ اہل علم و دانش ہیں۔

وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے آفتاب کو چمکدار اور چاند کو روشن اور نورانی بنایا اور اس کیلئے منزلیں مقرر کیں تاکہ تم لوگ ان اجرام علویہ کے ذریعہ برسوں کی گنتی اور اوقات کا حساب معلوم کر سکو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں کمال حکمت اور اپنی قدرت کے اظہار کیلئے پیدا کی ہیں عبث اور بیکار نہیں پیدا کیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی توحید کے دلائل اُن لوگوں کے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے جو لوگ صحیح سمجھ رکھتے ہیں ٭ چاند کیلئے منزلیں مقرر ہیں ہر روز ایک منزل طے کرتا ہے۔ چاند اور سورج کی اس گردش سے جہاں اور بے شمار فوائد ہیں منجملہ اُن کے برسوں کا شمار اور حساب کے اوقات وغیرہ معلوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کمال حکمت کے ساتھ اس نظام کو قائم کیا ہے " ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ " بہرحال یہ توحید الٰہی کے دلائل جو مفصل بیان کئے جاتے ہیں یہ اُن ہی کے لئے مفید ہو سکتے ہیں جو عقل و دانش سے کام لیتے ہیں (۵)

Scanned by CamScanner

إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ

بلاشبہ رات دن کے آگے پیچھے آنے میں اور ان چیزوں میں جو

مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں میں اور زمین میں پیدا کی ہیں ان لوگوں کے لیے بڑے

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ﴿٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

دلائل ہیں جو ڈرتے ہیں۔ جن لوگوں کو ہمارے روبرو پیش

لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ

ہونے کا کھٹکا نہیں ہے اور وہ دنیا کی زندگی سے خوش ہیں

الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ

اور اسی زندگی پر مطمئن ہیں اور جو لوگ ہمارے دلائل

عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ﴿٧﴾ اُولٰٓئِكَ

سے غفلت برتتے ہیں ایسے ہی لوگوں کا ٹھکانا دوزخ

مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨﴾

کی آگ ہوگا اس کمائی کے بدلے میں جو وہ کمایا کرتے تھے

بلاشبہ رات دن کے آگے پیچھے آنے میں اور اُن چیزوں میں جو اللہ تعالےٰ نے آسمانوں میں اور زمین میں پیدا کی ہیں ان لوگوں کیلئے بڑے دلائل ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اُس کا ڈر مانتے ہیں ×. یہ رات دن کا اختلاف اور یکے بعد دیگرے آنا اور آسمان و زمین کی تمام مخلوق میں توحید الٰہی کے ہزاروں دلائل مضمر ہیں لیکن ان دلائل سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اُس کی جستجو رکھتے ہیں (۶) جن لوگوں کو ہمارے روبرو پیش ہونے کا ڈر نہیں ہے اور وہ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور وہ دنیوی زندگی سے خوش ہیں اور اسی زندگی پر مطمئن ہوئے بیٹھے ہیں اور جو لوگ ہمارے دلائل اور ہماری آیتوں سے غفلت برتتے ہیں ×. یعنی آخرت سے بالکل ہی غافل ہیں صرف دنیا اور یہاں کی زندگی کو ہی جانتے ہیں (۷) ایسے ہی لوگوں کا ٹھکانا دوزخ کی آگ ہے یہ آگ اس کمائی کی جزا ہے جو وہ کمائی کیا کرتے تھے (۸)

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کیے تو ان کو ان کے

یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ تَجْرِیْ

ایمان کی وجہ سے ان کا رب ان کے مقصد تک پہنچا دیگا ان کی شان یہ ہوگی

مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ⑨

کہ وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔

دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ

ان باغوں میں داخل ہوتے ہی وہ بے ساختہ پکار اٹھیں گے اے اللہ

تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ

تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے اور ان کی باہمی ملاقات کا سلام ان باغوں میں السلام

اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ⑩ ع

علیکم ہوگا اور اسوقت انکی آخری بات یہ ہوگی کہ سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو جملہ مخلوقات کا

ع ۱۰ ۶

بلا شبہ جو لوگ ایمان لائے اور وہ نیک عمل بھی کرتے رہے اُن کا پروردگار اُن کو اُن کے مومن ہونے کی وجہ سے اُن کے مقصد تک پہنچا دے گا اُن کے مکانات کے نیچے نہریں بہہ رہی ہونگی اور وہ نعمت کے باغوں میں ہونگے ٭ یعنی ایمان کی برکت اور مومن ہونے کی وجہ سے مقصد میں کامیابی ہو گی یعنی جنت مل جائے گی جو بہت بڑا مقصد ہے (۹) ان باغوں میں داخل ہوتے ہی اور جنت کی نعمتوں کا معائنہ کرتے ہی بے ساختہ پکار اُٹھینگے اے اللہ تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے اور اُن کی باہمی ملاقات کا سلام اُن باغوں میں السلام علیکم ہو گا اور ان باتوں میں اُنکی آخری بات یہ ہو گی کہ سب تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جو جملہ مخلوقات کا پروردگار ہے ٭ یعنی جنت کو اور اُسکی نعمتوں کو دیکھتے ہی کہینگے "سبحان اللہ" آپس میں ملاقات کرتے ہی سلامتی کی دعا دیں گے جیسے دنیا میں السلام علیکم کہا کرتے تھے اور جب اطمینان سے بیٹھکر دنیاوی مصائب اور زندگی کی تکالیف کو یاد کریں گے تو دائمی عیش اور نعمتوں پر پڑھینگے " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ " حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں اوّل عجائب نعمتیں دیکھکر کہینگے سبحان اللہ، پھر اس کی لذت پاکر کہینگے الحمد للہ اور جنت میں ملاقات کا طور یہی ہے السلام علیکم جو دنیا میں مسلمان کرتے ہیں۔ ۱۲

خلاصہ یہ کہ تسبیح و تحمید کے بارے میں الحمد للہ رب العالمین۔ آخری بات ہوگی یہ مطلب نہیں کہ الحمد کے بعد کوئی بات ہی نہیں کریں گے۔ (۱۰)

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ

اور جس طرح لوگ بھلائی مانگنے میں جلدی کرتے ہیں اسی طرح اگر

اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ

لوگوں پر اللہ برائی بھیجنے میں جلدی کیا کرتا تو ان کا مقررہ وقت کبھی کا پورا

أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ

ہو چکا ہوتا سو ہم ان لوگوں کو جن کو ہمارے پاس آنے کا ڈر نہیں ہے اُن کے

لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ⑪

حال پر چھوڑے رکھتے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں حیران و سرگرداں رہیں ۔

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر برائی بھیجنے میں اسی طرح جلدی کیا کرتا جس طرح وہ لوگ بھلائی مانگنے میں جلدی کیا کرتے ہیں تو ان کا مقررہ وقت کبھی کا پورا ہو چکا ہوتا۔ سو ہم ان لوگوں کو جن کو ہمارے دربار میں پیش ہونے کا کوئی کھٹکا اور خوف نہیں ہے ان کی حالت پر چھوڑے رکھتے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں حیران و سرگرداں رہیں اور بھٹکتے پھریں ☆ یعنی انسان کا قاعدہ ہے کہ جو دعاء مانگتا ہے خواہ وہ خیر کی ہو یا شر کی، چاہتا ہے کہ وہ جلدی پوری ہو جائے اللہ تعالیٰ خیر کی دعاء کو اگر مصلحت ہوتی ہے جلدی واقع کر دیتا ہے لیکن شر کی دعاء کا اثر جلدی ظاہر نہیں کرتا ارشاد ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ شر کی دعاؤں کو بھی خیر کی دعاؤں کی طرح جلدی پورا کرنے لگے تو لوگوں کا قضیہ ہی چک جائے اور سب ہلاک ہو جائیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی آدمی چاہتے ہیں کہ نیکی کا بدلہ شتاب ملے یا نیک دعاء شتاب بر آوے سو اگر حق تعالیٰ شتابی کرے تو اپنی بدی کے وبال سے فرصت نہ پاویں مگر دونوں میں تحمل ہے تا نیک لوگ تربیت پاویں اور بد لوگ غفلت میں پڑے رہیں ۱۲ خلاصہ یہ کہ کبھی دونوں میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ (۱۱)

وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لیٹے یا بیٹھے یا کھڑے

لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا ج فَلَمَّا

ہر حال میں ہم کو پکارا کرتا ہے - پھر جب ہم اس انسان سے اس کی تکلیف

كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ

کو زائل کر دیتے ہیں تو ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا اس نے کسی تکلیف کے پہنچنے پر

يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ط كَذَٰلِكَ

کبھی ہم کو پکارا ہی نہیں تھا - اسی طرح حد سے بڑھنے والوں کی نظر

زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۲)

میں ان کے وہ اعمال جو وہ کر رہے ہیں خوشنما کر دئے جاتے ہیں ۔

اور جب انسان کو کوئی تکلیف اور ضرر پہنچ جاتا ہے تو وہ لیٹے بھی اور بیٹھے بھی اور کھڑے بھی غرض ہر حال میں ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم انسان سے اس کی تکلیف اور ضرر کو دور اور زائل کر دیتے ہیں تو پھر اپنی پہلی حالت پہ آجاتا ہے اور ایسا چلا جاتا ہے جیسے اُس نے کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہم کو پکارا ہی نہیں تھا اسی طرح حد سے بڑھ جانے والے لوگوں کی نظر میں اُن کے وہ اعمال جو وہ کر رہے ہیں خوش نما اور مستحسن کر دئے جاتے ہیں * یعنی انسانوں میں سے وہ انسان جو کفر و انکار کی روش اختیار کر چکے ہیں ان کی یہ حالت ہے کہ مصیبت کے وقت اپنے معبودانِ باطلہ کو بھول جاتے ہیں۔ اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہر حال میں پکارتے ہیں پھر جب وہ بلا اللہ تعالیٰ ٹلا دیتا ہے اور اس بلا کو دور کر دیتا ہے تو پھر اپنی پہلی حالت پر لوٹ آتے ہیں اور شرک کرنے لگتے ہیں اور ایسے ہو جاتے ہیں گویا خدا کو کبھی اپنی مصیبت کو ہٹانے کیلئے پکارا ہی نہ تھا یعنی خدا سے بالکل بے تعلق ہو جاتے ہیں اور اس قسم کی حرکاتِ قبیحہ کو اچھا سمجھتے ہیں یعنی ایسی حالت پر پہنچ چکے ہیں کہ بُرائی کو بھلائی جانتے ہیں (۱۲)

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اور بلاشبہ ہم تم سے پہلے بہت سی قوموں کو جب انہوں نے ظالمانہ رویّہ

لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

اختیار کیا، ہلاک کر چکے ہیں۔ حالانکہ اُن کے رسول اُن کے پاس واضح دلائل

بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۭ

لے کر آئے مگر وہ ایسے نہ تھے جو مان کر دیتے۔ ہم گنہگاروں کو اسی طرح

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾

سزا دیا کرتے ہیں۔ پھر اُن قوموں کے بعد ہم نے تم کو زمین میں

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ

اُن کا جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ

مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

تم کیسے کام کرتے ہو + + +

اور یقیناً ہم تم سے پہلے بہت سی قوموں اور گروہوں کو جب انہوں نے ظالمانہ اور مشرکانہ رویہّ اختیار کیا ہلاک کر چکے ہیں حالانکہ اُن کے پاس اُن کے رسول کھلے دلائل بھی لے کر آئے لیکن وہ لوگ ایسے نہ تھے جو مان کر دیتے۔ ہم مجرموں اور گنہگاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں * یعنی اپنے ظالمانہ رویّہ پر ایسے معزور تھے کہ رسولوں کی باتوں پر ایمان ہی نہیں لائے اور دلائل کی پرواہ نہ کی۔ بالآخر اُن کو ہلاک کر ڈالا۔ (۱۳) پھر اُن قوموں کے بعد ہم نے تم کو اُن کا جانشین اور نائب بنایا تاکہ ظاہری طور پر ہم دیکھ لیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو (۱۴)

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ

اور جب لوگوں کو ہماری واضح آیات پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو

قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ

وہ لوگ جن کو ہماری پیشی میں حاضر ہونے کا خوف نہیں ہے

بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ

اے پیغمبر آپ سے یوں کہتے ہیں کہ یا تو اس قرآن کے سوا کوئی

مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ

اور قرآن لے آ، یا اس میں ہی ترمیم کر دے آپ کہہ دیجئے کہ

تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا

مجھکو یہ حق نہیں ہے کہ میں اپنی جانب سے اس قرآن میں کوئی ردوبدل

يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ

کرسکوں میں تو صرف اسی حکم کا اتباع کرتا ہوں جو میری جانب وحی کیا جاتا ہے

رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾

اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے سخت دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں

اور جب اُن لوگوں پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں اور ہمارے دلائل اُن کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو وہ لوگ جن کو ہمارے روبرو حاضر ہونے کا کوئی کھٹکا اور ڈر نہیں ہے۔ اے پیغمبر آپ سے یوں کہتے ہیں یا تو اس پورے قرآن کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن ہی لے آ۔ یا اس میں کچھ ترمیم ہی کر دے اور اس کو کچھ بدل ہی دے آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو یہ حق نہیں ہے کہ میں اپنی جانب سے اس قرآن میں کوئی ردّ و بدل کر سکوں میں تو صرف اسی حکم کی پیروی اور اتباع کرتا ہوں جو میری جانب وحی کیا جاتا ہے۔ اگر خدا نخواستہ میں اپنے رب کی نافرمانی کر دوں تو میں ایک بڑے سخت دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ٭ یعنی مطالبہ یہ تھا کہ ہمارے معبودوں کی برائی اس میں سے نکال دو یا ایسا قرآن لے آؤ جس میں شرک کی مذمت اور برائی نہ ہو اُس کا جواب دیا گیا کہ یہ کلام معجز نظام اللہ تعالیٰ کا ہے۔ میری کیا مجال ہے کہ میں اس میں کچھ ردّ و بدل کر سکوں یا اسکو چھوڑ کر کوئی اور اور قرآن لے آؤں میں تو وحی الٰہی کا پابند ہوں تم قیامت کے عذاب سے نہیں ڈرتے۔ مگر میں خدا نخواستہ نافرمانی کی جرأت کیسے کر سکتا ہوں میں تو قیامت پر ایمان رکھتا ہوں اور اُس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اس قرآن کا پند و نصیحت تو پسند کرتے اور بتوں کا باطل کرنا نہ ماننے تو کہتے اتنا بدل ڈال تو یہ کلام ہم سب قبول کریں ۱۲۔ (۱۵)

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ

آپ ان سے فرما دیجیے کہ اگر اللہ چاہتا تو میں تم کو نہ تو یہ قرآن پڑھ

وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ

کر سناتا اور نہ خدا تم کو اس قرآن کی خبر دیتا آخر اس

فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا

قرآن سے پہلے بھی تو میں تم میں اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ گزار چکا

تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

ہوں تو کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے۔ سو اس شخص سے بڑھ کر کون

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ

ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی آیتوں

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾

کی تکذیب کرے بلاشبہ ایسے مجرموں کو کبھی فلاح نصیب نہیں ہوتی

اے پیغمبر آپ ان سے فرما دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا اور اس کو منظور ہوتا، تو میں یہ قرآن نہ تو تم کو پڑھ کر سناتا اور نہ خدا تم کو اس کی خبر دیتا آخر اس قرآن سے پہلے بھی تو میں تم میں اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ گذار چکا ہوں اور عمر کے بڑے حصے تک تم میں رہ چکا ہوں تو کیا تم کو اتنی بھی عقل نہیں ٭ یعنی اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں تم کو یہ قرآن نہ سناؤں اور میرے ذریعہ سے تم کو اس کی اطلاع نہ دے تو وہ یہ قرآن مجھ پر نازل نہیں کرتا یہ دلیل ہے اس کی کہ یہ کلام معجز میرا بنایا ہوا نہیں ہے آخر اس سے پہلے بھی تو میں تم میں رہتا تھا پھر تم نے آج تک میرے منہ سے کوئی ایسا کلام سنا یا میرے منہ سے کوئی ایسی بات سنی اتنا تو سمجھ سے کام لو کہ اگر میری یہ عادت ہوتی یا میرے دل میں کوئی ایسی بات ہوتی تو اس کا اظہار کبھی تو ہوتا۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی میں اپنی طرف سے بناتا تو چالیس برس کی عمر میں بناتا یا اسی قسم کا خیال رکھتا ۱۲۔ (۱۶) لہٰذا اس شخص سے بڑھکر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر جھوٹ باندھے اور کسی کلام کا منزل من اللہ ہونا افتراء کے طور پر بیان کرے یا اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان کی تکذیب کرے یقیناً ایسے مجرموں کو کبھی فلاح نصیب نہیں ہوتی اور ایسے گنہگار فلاح کو نہیں پہنچتے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی اگر میں بناتا ہوں تو مجھ سا ظالم نہیں۔ اور اگر میں سچا ہوں تو جھٹلانے والوں پر بھی یہی بات ہے ۱۲ (۱۷)

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا

اور یہ مشرک خدا کے سوا ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کا کچھ

يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ

بگاڑ سکتے ہیں اور نہ انکو کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں اور کافر یوں

هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ

کہتے ہیں کہ یہ معبود اللہ کے ہاں ہماری سفارش کرنے والے ہیں آپ

أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي

کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز سے آگاہ کرنا چاہتے ہو جس کے موجود

السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ؕ

ہونے کا علم خدا کو نہ آسمانوں میں ہے اور نہ زمین میں ہے۔ خدا ان

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ⑱

لوگوں کے شرک سے پاک اور بالاتر ہے

اور یہ مشرک اللہ تعالےٰ کی عبادت اور توحید کو چھوڑ کر اُن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو کوئی نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ ان کا کچھ بھلا کر سکتی ہیں اور یہ مشرک یوں کہتے ہیں کہ یہ معبود اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں آپ کہدیجئے کہ تم اللہ تعالیٰ کو ایسی چیز سے آگاہ کرنا چاہتے ہو جس کے موجود ہونے کا علم نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین ہیں، خدائے تعالیٰ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور بالاتر ہے۔× یعنی اُن کی عبادت نہ کرو تو کچھ تمہارا بگاڑ نہ سکیں اور اُن کی عبادت کرو تو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکیں اور یہ سفارشی والی بات ایسی ہے کہ اوّل تو سفارشی کی عبادت لازم نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے کسی کو مقرر نہیں کیا بلکہ اس کے امکان اور وقوع کا اللہ تعالیٰ کو علم ہی نہیں تم اس کو بتانا چاہتے ہو تو ایسے شرک سے اللہ تعالیٰ پاک ہے جس کا یہ مشرک ارتکاب کر رہے ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں جو مشرک ہے سو یہی کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے اور یہ شریک اُس کی طرف سے ہم پر مختار ہیں سو فرمایا اگر اُس نے مختار کئے ہوتے تو آپ اُن سے کیوں منع کرتا اور جو کہیں ہمارے دین میں منع نہیں کیا تم کو منع کیا ہوگا تو اگلی آیت میں اُس کا جواب ہے کہ دین اللہ کا ایک ہے جب لوگ نکل گئے ہیں پھر اُن کو بتا دیا ہے اعتقاد میں کچھ فرق نہیں اور جو کہیں اگر تم سچے ہو تو ہم پر دنیا میں عذاب آتا اُس کا جواب بھی آگے ہے کہ فیصلے کا دن آتا ہے۔ ۱۲ (۱۸)

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّآ أُمَّةً وَّاحِدَةً

اور تمام انسان پہلے ایک ہی طریقہ پر تھے پھر وہ جدا جدا ہو گئے

فَاخْتَلَفُوا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

اور اگر آپ کے رب کی ایک طے شدہ بات پہلے سے نہ ہوتی تو

مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ

یہ لوگ جس چیز میں اختلاف کر رہے ہیں ان کے مابین کبھی کا فیصلہ ہو چکا

يَخْتَلِفُونَ ۝ وَيَقُولُونَ لَوْلَا

ہوتا ۔ اور یہ یوں کہتے ہیں کہ اس پیغمبر پر اس کے رب کی

أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ فَقُلْ

طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا تو آپ فرما دیجئے

إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوا ۚ إِنِّي

کہ غیب کی خبر تو بس اللہ تعالیٰ ہی کو ہے ۔ سو تم بھی

مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ﴿٢٠﴾

انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں

ع ۲ / ۱۰

اور تمام انسان پہلے ایک ہی طریقہ پر تھے پھر وہ اپنی غلط رائے کی وجہ سے جُدا جُدا ہو گئے اور انہوں نے اختلاف پیدا کر لیا۔ اور اگر آپ کے رب کی پہلے سے ایک طے شدہ بات نہ ہوتی تو یہ لوگ جس چیز میں اختلاف کر رہے ہیں ان کے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ✻ یعنی یہ کہ آخری فیصلہ اور آخری عذاب قیامت میں ہوگا۔ یہ بات لوح محفوظ میں لکھی جا چکی ہے اگر یہ فیصلہ نہ ہوتا تو دنیا ہی میں آخری عذاب بھیجکر فیصلہ کر دیا جاتا (۱۹) اور یہ کافر یوں کہتے ہیں کہ اس پیغمبر پر ہماری حسب منشا اور ہمارا منہ مانگا کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا تو آپ فرما دیجئے کہ غیب کی خبر تو بس اللہ تعالےٰ ہی کو ہے لہذا تم بھی منتظر رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ✻ یوں تو بے شمار معجزات پیغمبر سے ظہور میں آئے لیکن فرمائشی معجزہ نہیں دکھایا گیا۔ اگر فرمائشی معجزے کے بعد بھی کوئی قوم ایمان نہ لائے تو اس کا بالکل استیصال کر دیا جاتا ہے حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی اگر کہیں کہ ہم کیونکر جانیں کہ تمہاری بات سچ ہے فرمایا کہ آگے دیکھیو حق تعالےٰ اس دین کو روشن کریگا اور مخالف ذلیل ہوں گے برباد ہو جائیں گے سو ایسا ہی ہوا۔ سچ کی نشانی ایک بات کافی ہے اور ہر بار مخالف ذلیل ہوں تو فیصلہ ہو جائے فیصلہ کا دن دنیا میں نہیں۔ ۱۲ (۲۰)

ع ۲
۸
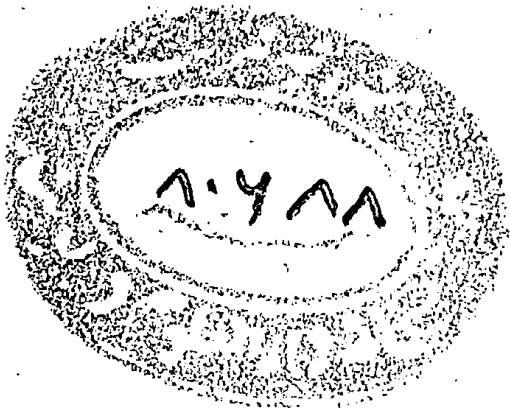
وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ

اور جب ہم لوگوں کو کوئی دکھ پہنچنے کے بعد اپنی مہربانی اور سکھ کا

ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ

مزہ چکھاتے ہیں تو اسی وقت وہ ہماری آیتوں کے بارے میں

فِيٓ ءَايَاتِنَا ۚ قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ

شرارت کرنے لگتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اللہ اس شرارت کی سزا دینے میں

إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿٢١﴾

بہت جلدی کرنیوالا ہے۔ بلاشبہ ہمارے فرشتے تمہاری سب مکاریاں لکھتے رہتے ہیں

اور جب ہم لوگوں پر کسی مصیبت اور تکلیف پہنچنے کے بعد اُن لوگوں کو اپنی کسی نعمت اور مہربانی کا مزہ چکھاتے ہیں تو اسی وقت وہ ہماری آیتوں کے بارے میں شرارت اور حیلہ سازی کرنے لگتے ہیں آپ فرما دیجیے اللہ تعالے اس شرارت اور مکر و فریب کی سزا دینے میں بہت جلدی کرنے والا ہے۔ بلا شبہ ہمارے فرشتے تمہاری سب شرارتیں اور مکاریاں لکھتے رہتے ہیں ※ یعنی جب کوئی تکلیف انسان کو پہنچتی ہے اور اس کے بعد اللہ تعالے دُکھ دور کر کے کسی نعمت سے سرفراز کر دیتا ہے تو انسان پھر وہی کرنے لگتا ہے جو پہلے کرتا تھا اُن ہی شرارتوں میں اور آیاتِ قدرت کے انکار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی سختی کے وقت آدمی کی نظر اسباب سے اُٹھ کر اللہ پر رہتی ہے جب کام بن گیا تو لگا اسباب پر رکھنے۔ سو ڈرتا نہیں کہ اللہ پھر ایک اسباب ٹھہرا کر دے اُسی تکلیف کا۔ اُسی کے ہاتھ میں سب اسباب تیار ہیں ایک اُسی کی صورت آگے فرمائی ۱۲۰۔ خلاصہ یہ کہ دُکھ درد دور ہو جانے اور سُکھ آ جانے سے یہ نہ سمجھو کہ دُکھ اور تکلیف دوبارہ نہیں آ سکتی (۲۱)

هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَ

وہ خدا وہ ہے جو تم کو خشکی اور دریا میں چلاتا ہے یہاں تک کہ

الْبَحْرِ حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ

جب تم کبھی کشتی میں ہوتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا

وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَ

کے ذریعہ لیکر چلتی ہیں اور وہ لوگ اس ہوا سے بہت خوش ہوتے

فَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ

ہیں اسی حال میں یکایک ان کشتیوں پر مخالف ہوا کا ایک تیز

وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَ

جھونکا آجاتا ہے اور ہر طرف سے ان پر موجیں اٹھنے لگتی ہیں اور

ظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ

وہ سمجھ لیتے ہیں کہ وہ ہر طرف سے گھر چکے ہیں تو اس وقت

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا

خالص خدا ہی کی عبادت اختیار کرکے خدا کو پکارتے ہیں کہ اے

مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (۲۲)

خدا تو ہم کو اس آفت سے بچالے تو ہم ضرور تیرے شکر گذار رہیں گے۔

وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے جو تم کو خشکی اور دریا میں چلاتا ہے اور
پھراتا ہے۔ یہاں تک کہ جب کبھی تم کشتی میں ہوتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو
موافق ہوا کے ذریعہ لیکر چلتی ہیں اور وہ لوگ اس ہوا سے اور کشتیوں کے
چلنے سے بہت خوش ہوتے ہیں کہ یکایک ان کشتیوں پر مخالف ہوا کا ایک تیز
جھکڑ آجاتا ہے اور ہر طرف سے ان لوگوں پر موجیں اٹھنے لگتی ہیں اور وہ سمجھ
لیتے ہیں کہ وہ ہر طرف سے گھر چکے ہیں تو اس وقت خالص اعتقاد و عبادت اختیار
کرکے اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں۔ اے خدا اگر تو ہم کو اس آفت سے بچالے تو ہم
ضرور تیرے شکرگزار ہوں گے * یعنی مصیبت کے وقت معبودان باطلہ بھول
جاتے ہیں اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہو کر اس کو پکارنے لگتے ہیں۔ اور یہ وعدہ
کرتے ہیں کہ اسی اعتقاد خالص پر قائم رہیں گے جو اس وقت ہے اور آئندہ
کبھی شرک نہیں کریں گے ٭ (۲۲)

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ

پھر جب خدا اُن کو اس طوفان سے نجات دیدیتا ہے تو وہ زمین میں بے جا

فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يٰٓاَيُّهَا

سرکشی کرنے لگتے ہیں اے لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال

النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ

صرف تم ہی پر پڑنے والا ہے تم دنیاوی زندگی کے سازوسامان

مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا

سے فائدہ اٹھالو پھر تم کو ہماری ہی طرف واپس

مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

آنا ہے پھر ہم تم کو ان سب کاموں کی حقیقت سے آگاہ

تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

کردیں گے جو تم کیا کرتے تھے

پھر جب اللہ تعالیٰ ... اُن کو اس طوفان اور آفت سے نجات دیدیتا ہے
تو وہ خشکی پر پہنچتے ہی روئے زمین پر بے جا سرکشی اور شرارت کرنے
لگتے ہیں۔ اے بنی نوع انسان یاد رکھو کہ یہ تمہاری سرکشی۔ شرارت
اور بغاوت تمہارے ہی لئے وبال جان ہوگی اور تمہاری سرکشی کا وبال
بس تم ہی پر پڑنے والا ہے۔ تم دنیوی زندگی کے ساز و سامان سے فائدہ
اُٹھالو پھر تم کو ہماری ہی طرف واپس آنا ہے۔ پھر ہم تم کو ان سب
کاموں کی حقیقت سے آگاہ کر دیں گے جو تم کیا کرتے تھے ☆ یعنی خشکی پر پہنچنے
کے بعد پھر زمین پر اسی کفر و شرک کی حرکات کا ارتکاب کرنے لگتے ہیں
جو پہلے سے کرتے رہے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ ان حرکات کا اثر تم ہی پر پڑنے
والا ہے۔ دنیوی زندگی سے چند فائدہ اٹھاتے رہو پھر تم کو ہمارے
ہی پاس لوٹ کر آنا ہے ہم تم کو تمہارے اعمال بتادیں گے اور جتادینگے
اور تمہارے اعمال کے موافق تم کو سزا دیجائے گی ☆ (۲۳)

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنْزَلْنٰهُ

دنیا کی زندگی کی حالت تو بس ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان کی جانب

مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْأَرْضِ

سے پانی نازل کیا پھر اس پانی سے زمین کی نباتات جسکو آدمی اور چوپائے

مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتّٰىٓ إِذَآ

کھاتے ہیں خوب گنجان ہو کر نکلی یہانتک کہ جب زمین نے خوب اپنی رونق

أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ

حاصل کر لی اور وہ خوب آراستہ ہو گئی اور زمین کے مالکوں نے یہ

وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ

سمجھ لیا کہ وہ اس کھیتی پر پوری دسترس رکھتے ہیں تو

أَتٰىهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا

اسی حال میں راتکو یا دن کو اس کھیتی پر ناگہاں ہمارا فرمان عذاب پہنچ

حَصِيْدًا كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ ۗ كَذٰلِكَ

گیا پھر ہم نے اس پیداوار کو کاٹ کر ایسا کر دیا گویا کل وہاں کچھ اگا ہی

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۲۴

نہ تھا ہم اسیطرح اپنی نشانیاں اُن لوگوں کیلیے تفصیل کر بیان کرتے ہیں جو غور و فکر کیا کرتے ہیں

دنیوی زندگی کی حالت تو بس ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان کی جانب سے پانی اتارا پھر اُس پانی سے زمین کی نباتات جس کو آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں خوب گنجان ہو کر بڑھی یہانتک کہ جب زمین نے اُس سبزی اور نباتات سے خوب اپنی رونق حاصل کر لی اور اپنی رونق کا پورا حصہ لے لیا اور خوب سنگار پر آئی اور آراستہ ہو گئی اور اس زمین کے مالکوں نے یہ سمجھ لیا کہ وہ اس کھیتی پر پوری دسترس رکھتے ہیں اور ہم اس پر بالکل قابض ہو گئے تو اسی حال میں رات کو یا دن کو اس کھیتی پر ناگہاں ہمارا فرمان عذاب آپہنچ گیا پھر ہم نے اسکو کاٹ کر ایسا کر دیا گویا کل وہاں کچھ موجود ہی ان کے لئے نہ تھا اور کچھ اُگا ہی نہ تھا ہم اسی طرح اپنی نشانیاں تفصیل کے ساتھ بیان کیا کرتے ہیں جو لوگ غور و فکر سے کام لیتے ہیں ٭ پانی کے اثر سے خوب گنجان ہو کر یا پانی کے مل جانے سے خوب بڑھی یا انسانوں اور چوپایوں کی خوراک سے رلی ملی کھیتی بڑھی۔ گیہوں انسانوں کیلئے بھوسہ چوپایوں کے لئے۔ حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں کہ یعنی روح آسمان سے بدن میں آئی۔ بدن میں مل کر قوت پکڑی پھر کام کئے انسانی اور حیوانی۔ جب پھر ہر طرح پورا ہوا اور اس کے متعلقوں کو اس پر بھروسہ ہوا ناگہاں موت آپہنچی۔ فائدہ ہمارا حکم پہنچا یعنی یکبارگی زرد ہوئی پھر گئی یا کوئی فوج آپڑی کہ کچی کاٹ لی یعنی موت ناگہاں آتی ہے ۱۲ (ح)

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ۚ وَ

اور اللہ تعالیٰ دار السلام یعنی جنت کی طرف بلاتا ہے اور جس کو

يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾

چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف اس کی رہنمائی کرتا ہے

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ

جن لوگوں نے بھلے کام کئے ان کے لئے بھلی چیز ہے اور اس سے

وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا

اور زیادہ بھی اور ان کے چہروں پر نہ تو سیاہی چھائیگی اور نہ

ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ

ذلت یہی لوگ جنتی ہیں وہ اس جنت

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾

میں ہمیشہ رہیں گے +

اور اللہ تعالیٰ لوگوں کو دارالسلام اور سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف اس کی رہنمائی کرتا ہے ٭ یعنی ..... دارالسلام فرمایا جنت کو اس میں ہمیشہ کیلئے ہر آفت سے سلامتی میسّر ہوگی اور یہ جو فرمایا رہنمائی کرتا ہے سیدھی راہ کی یعنی جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق عنایت فرماتا ہے (۲۵) جن لوگوں نے اچھے اور بھلے کام کیۓ ان کیلئے خوبی اور بھلی چیز ہے اور اس سے زیادہ بھی ہے اور اُن کے چہروں پر نہ تو غم اور پریشانی کی سیاہی چھائے گی اور نہ ذلت یہی لوگ جنتی اور اہل جنت ہیں وہ اُس جنت میں ہمیشہ رہیں گے ٭ بھلے کام کرنے والوں کیلئے بھلی چیز سے مُراد جنت ہے یعنی جنہوں نے عبادت اچھے طور پر ادا کی اُن کو اچھا بدلہ ملے گا۔ اور فرمایا اس سے زیادہ بھی، اس کے بہت سے معنیٰ ہیں اور قول راجح یہ ہے کہ اس سے مُراد دیدارِ الٰہی ہے۔ سیاہی سے مُراد وہ پھٹکار اور ذلت و رسوائی جو اہل دوزخ کے چہروں سے نمایاں ہوگی۔ اس سے اُن کے چہرے محفوظ ہوں گے بلکہ اُن کے چہروں سے مسرّت اور خوشی ٹپک رہی ہوگی + (۲۶)

وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ

اور جن لوگوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کا بدلہ اسی

سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ

برائی کی مثل ہوگا اور ان کے چہروں پر ذلت و پھٹکار

مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ كَأَنَّمَا

برستی ہوگی۔ ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا ان کے منہ

أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ

ایسے سیاہ ہوں گے گویا اندھیری رات کے ٹکڑے ان

اللَّيْلِ مُظْلِمًا أُولَئِكَ أَصْحَابُ

کے چہروں پر ڈھانک دیے گئے ہیں یہی لوگ

النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٧﴾

جہنمی ہیں وہ اس جہنم میں ہمیشہ رہیں گے

اور جن لوگوں نے برائیاں کمائیں اور برے کام کیے تو برائی کا بدلہ اسی برائی کی مثل ہوگا اور ان کے چہروں پر ذلت و پھٹکار برستی ہوگی اور ذلت و نکبت چھائی ہوگی ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا ان کے منہ ایسے سیاہ ہوں گے گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے ڈھانک دئے گئے ہیں اور تاریک رات کے ٹکڑوں کو ان کے چہروں پر چپکا دیا گیا ہے یہی لوگ اہل جہنم ہیں وہ اس جہنم میں ہمیشہ پڑے رہیں گے۔ یعنی اہل کفر اور شرک کے ساتھ یہ سلوک ہوگا۔ بدی کی سزا میں کوئی زیادتی نہ ہوگی جیسی بدی ویسی سزا ۔ (۲۷)

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ

اور وہ دن بھی قابل ذکر ہے جس دن ہم ان سب کو جمع کرینگے

لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَ

پھر ہم ان سے جو شرک کے مرتکب ہوئے تھے یہ فرمائیں گے

شُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ

کہ تم اور تمہارے وہ خود ساختہ شریک اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو پھر ہم ان

شُرَكَاؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ﴿۲۸﴾

میں اور ان کے تجویز کردہ شرکاء میں تفرقہ ڈالدینگے اور ان کے وہ خود ساختہ

فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

شریک ان سے کہینگے تم تو ہم کو نہیں پوجا کرتے تھے اب ہمارے اور تمہارے درمیان

إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ﴿۲۹﴾

خدا ہی شاہد ہے کہ ہم واقعی تمہاری پوجا سے بالکل بے خبر تھے

اور وہ دن قابلِ ذکر ہے جسدن ہم اُن کو جمع کریں گے پھر ہم اُن سے کہینگے کہ جنہوں نے شرک کا ارتکاب کیا ہے اور جو مشرک ہیں کہ تم اور تمہارے وہ خود ساختہ شریک اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو پھر ہم اُن مشرکوں میں اور ان کے تجویز کردہ شرکاء اور معبودانِ باطلہ میں تفرقہ اور پھوٹ ڈالدیں گے اور وہ خود ساختہ شریک ان مشرکوں سے کہیں گے تم تو ہم کو نہیں پوجا کرتے تھے اور تم تو ہماری پرستش نہیں کرتے تھے (۲۸) اب ہمارے تمہارے درمیان بس خدا ہی شاہد ہے کہ ہم واقعی تمہاری پرستش اور تمہاری پوجا سے بالکل بے خبر تھے * اس تفریق اور تزئیل کا یہ اثر ہوگا کہ آپس میں جھگڑا شروع ہو جائیگا۔ اور یہ واقعہ بھی ہے کہ مُشرکین کو شیاطین بہکاتے ہیں اور وہ مُشرک اُن کے کہنے پر عمل کرتے ہیں۔ تو درحقیقت شیاطین کی پوجا کیا کرتے ہیں ورنہ جن کا نام لیتے ہیں اُن کو کیا خبر، حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں جتنے مشرک ہیں اپنے خیال کو پوجتے ہیں یا شیطان کو اور نام کرتے ہیں نیکوں کا۔ وے اس کام سے بیزار ہیں آخرت میں معلوم ہوگا ۱۲۔ (۲۹)

هُنَالِكَ تَبْلُوا كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَ

اس جگہ ہر شخص اپنے اعمال کو جو وہ کر چکا ہے جانچ لیگا اور یہ

رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ

سب لوگ اللہ کی طرف جو ان کا حقیقی مالک ہے لوٹائے

عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٣٠﴾ قُلْ مَن

جائینگے اور جو افترا پردازیاں یہ کیا کرتے تھے وہ سب ان سے گم ہو جائیں گی

يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

آپ ان سے دریافت کیجئے کہ تم کو آسمان اور زمین سے کون رزق دیتا ہے

أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن

یا وہ کون ہے جو تمہارے کان اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ

وہ کون ہے جو جاندار کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے

مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ

نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے سو وہ بلا

اللَّهُ ج فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾

تامل جواب دیں گے کہ وہ اللہ ہے تو آپ ان سے فرمائیے کہ تم پھر اس سے کیوں نہیں ڈرتے

ع ۳ ۱۰ ۸

اُس جگہ اور اُس وقت ہر شخص اپنے ان اعمال کو اور اُن کاموں کو جانچ لے گا اور امتحان کرے گا جو اُس نے کیے ہوں گے اور تمام گذشتہ اعمال سامنے آجائیں گے۔ اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف جو اُن کا حقیقی مالک ہے لوٹائے جائیں گے۔ اور جو افترا پردازیاں یہ کیا کرتے تھے وہ سب اُن سے گم ہو جائیں گی اور غائب ہو جائیں گی یعنی اُس موقعہ پر ہر شئے کی حقیقت ظاہر ہو جائے گی سب اعمال اچھے ہوں یا بُرے سامنے آجائیں گے اور جن کو سہارا سمجھتے تھے اور شفیع کہتے تھے وہی مخالفت میں ہو لیں گے اور سوائے اُس مالکِ حقیقی کے کوئی دوسرا ٹھکانا نہ ہو گا پھر ایسے وقت میں وہ دنیا کی افترا پردازیاں، اور شرارتیں کہاں سے آئیں گی (۳۰) اے پیغمبر آپ ان سے دریافت کیجئے کہ تم کو آسمان سے اور زمین سے کون رزق دیتا ہے یا وہ کون ہے جو تمہارے کان اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے اور وہ کون ہے جو جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے سو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ وہ اللہ ہے تو آپ اُن سے فرمائیے کہ تم پھر اس کے ساتھ شرک کرنے سے کیوں نہیں ڈرتے ٭ آسمان سے بارش برساتا ہے اُس کی وجہ سے زمین اگاتی ہے کان اور آنکھیں جس کی چاہتا ہے لے لیتا ہے کوئی بہرا ہے کوئی اندھا جاندار کو مُردے سے جیسے انڈا جاندار سے نکلتا ہے اور باوجود مُردہ ہونے کے پھر اس سے جاندار نکلتا ہے۔ دنیا کے تمام اُمور کی تدبیر اُسی کے ہاتھ ہے چونکہ کفّار کو بھی اس کا اقرار تھا اس لیے جو سب اللہ تعالیٰ ہی کا نام لیں گے آپ اُن سے کہہ سکتے ہیں کہ جب سب کچھ وہی کرتا ہے تو تم اُس کی عبادت میں دوسروں کو شریک کرنے سے ڈرتے کیوں نہیں؟ (۳۱)

ع ۱۰ ۸

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ

پس یہی اللہ تو تمہارا حقیقی رب ہے سو امر حق کے بعد سوائے

الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾

گمراہی کے اور کیا رہ جاتا ہے پھر تم صحیح راہ سے کہاں پھرے جا رہے ہو

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى

اے پیغمبر اسی طرح ان سرکشوں کے حق میں آپ کے رب کی یہ بات ثابت

الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾

ہو کر رہی کہ وہ کسی طرح بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ آپ ان

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا

سے پوچھئے کیا تمہارے خود ساختہ شرکاء میں سے کوئی ایسا ہے جو

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا

پہلی بار بھی مخلوق کو پیدا کرے پھر اسکو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کردے

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ بھی وہی پیدا کریگا

سو تم پھر کہاں الٹے پھرے جاتے ہو۔

پس یہی اللہ تعالیٰ تو تمہارا حقیقی اور سچا رب ہے پھر امر حق کے ثابت اور متحقق ہو جانے کے بعد سوائے گمراہی کے اور کیا رہ گیا پھر حق کو چھوڑ کر گمراہی اور باطل کی طرف کہاں پھرے جاتے ہو ٭ یعنی امر حق ثابت ہو جانے کے بعد جو رہا وہ گمراہی ہے۔ اب امر حق سے منہ موڑ کر جدھر جاؤ گے وہ گمراہی اور بطلان کے سوا اور کیا ہے (۳۲) اور اے پیغمبر جس طرح یہ لوگ ایمان نہیں لاتے اسی طرح آپ کے رب کی یہ بات تمام سرکش اور منکرین کے حق میں ثابت ہو کر رہی کہ یہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے ٭ یعنی اللہ تعالےٰ نے جو بات ازل میں طے کی تھی وہی پوری ہوئی۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے ازل میں ان کی قسمت میں یقین نہیں لکھا اور سبب اس کا بے حکمی ان کی ہے (۳۳) آپ ان سے دریافت کیجئے کیا تمہارے تجویز کردہ اور خود ساختہ شرکاء میں سے کوئی ایسا ہے جو مخلوق کو پہلی بار بھی پیدا کرے۔ اور پھر اس کو قیامت میں دوبارہ بھی پیدا کرے .... اور دوسری مرتبہ بھی زندہ کر دے آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہ ہی اس مخلوق کو دوبارہ بھی پیدا کرے گا سو تم کہاں دینِ حق سے پھرے جاتے ہو ٭ یعنی جن کو تم نے خدا کا شریک ٹھیرا رکھا ہے خواہ وہ اصنام اور پتھر کے بت ہوں یا جن اور ملائکہ وغیرہ ہوں کیا ان میں سے کوئی ابتداءً زندگی بخشنے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندگی کا اختیار رکھتا ہے اور اگر یہ کام سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی دوسرے کے اختیار میں نہیں ہے تو تم اللہ تعالےٰ کو چھوڑ کر کدھر جا رہے ہو (۳۴)

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ

آپ ان سے پوچھیے کیا تمہارے بنائے ہوئے شرکاء میں سے کوئی

اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ

ایسا ہے جو دین حق کا راستہ دکھا سکے۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ہی امر حق کی جانب

اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ

رہنمائی کرتا ہے تو کیا بھلا وہ جو امر حق کی جانب رہنمائی کرتا ہے وہ اس بات کا زیادہ

يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ

حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ حقدار ہے جو بغیر کسی دوسرے کے راستہ بتائے خود بھی راستہ

فَمَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ

نہ پا سکے تو تم لوگوں کو کیا ہو گیا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو۔ اور ان میں کے اکثر لوگ

اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا

تو محض گمان اور اٹکل کی پیروی کرتے ہیں اور بلاشبہ امر حق کے مقابلہ

يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

میں گمان اور اٹکل کی باتیں ذرا بھی مفید نہیں ہو سکتیں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً ان

عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

اعمال سے باخبر ہے جو یہ کر رہے ہیں۔

اے پیغمبر آپ ان سے دریافت کیجئے کیا تمہارے بنائے ہوئے اور تجویز
کردہ شرکا میں سے کوئی ایسا ہے جو امر حق اور دین حق کا راستہ دکھا سکے
آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی امر حق کی جانب رہنمائی کرتا ہے بھلا وہ جو
امر حق کی جانب رہنمائی کرتا ہے وہ پیروی اور اتباع کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو
جو بدون کسی دوسرے کے راستہ بتائے خود بھی راستہ نہ پا سکے تو اے،
مشرکو! تم کو کیا ہو گیا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو * یعنی تمہارے شرکاء
میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو راہ راست بتا سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی یہ شان
ہے کہ وہ راہ راست بتاتا ہے جیسا کہ پیغمبروں کو بھیجتا ہے کتابیں نازل
کرتا ہے تو وہی اس بات کا مستحق ہے کہ اس کے کہنے پر چلا جائے نہ کہ
وہ جو خود ہی راستہ دکھانے اور بتانے کے محتاج ہیں کسی اور کو کیا راستہ
دکھائیں گے مراد اس سے جن اور شیاطین ہیں ورنہ بت تو نہ راستہ بتانے کے
اہل ہیں نہ راستہ دیکھنے کے۔ اور اگر مراد عام ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ راستہ بتانے
کے اہل تو کیا ہوں گے اُن میں تو یہ صلاحیت بھی نہیں کہ ایک جگہ سے بغیر
اُٹھائے اور ہٹائے کسی دوسری جگہ جا بھی سکیں جو محتاج ہو اُسکی
عبادت کرنا یا اُس سے مانگنا بے کار ہے (۳۵) اور ان میں کے اکثر لوگ
تو یقیناً محض گمان اور اٹکل اور بے اصل باتوں کی پیروی کرتے ہیں
اور بلاشبہ امر حق اور یقین کے مقابلہ میں محض شک کچھ مفید نہیں ہو سکتا
اور نہ یقین کے مقابلہ میں شک اور بے اصل باتیں کارآمد ہو سکتی
ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ یقیناً اُن اعمال سے باخبر ہے جو یہ کر رہے ہیں یعنی
کہاں یقینی بات اور کہاں شک اور اٹکل کی باتیں دونوں میں کیا نسبت
(۳۶)

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى

اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اس کو خدا کے سوا کوئی اپنی

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ

طرف سے بنا کر لا سکے بلکہ یہ تو ان کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے جو

الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ

اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں اور احکام شرعیہ کی تفصیل بیان کرنے والا ہے

لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۳۷)

اور اس قرآن میں شک کی گنجائش نہیں اور یہ اسکی طرف سے ہی جو تمام عالموں کا رب ہے

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا

کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس قرآن کو بنا لیا ہے آپ کہہ دیجئے کہ اگر

بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ

یہ بات ہی تو تم اس قرآن کی مثل ایک چھوٹی سی سورت ہی بنا لاؤ اور اللہ

اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ

کے سوا جس جس کو تم بلا سکتے ہو اس کو بھی بلا لو ۔ اگر تم

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۳۸)

اپنے دعوے میں سچے ہو ۔

اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اسکو خدا کے سوا کوئی اور بنا کر اور گھڑ کر لا سکے ولیکن یہ تو ان کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے نازل ہوئی ہیں اور اپنے سے پہلے کلام کو سچا بتانے والا اور احکام شرعیہ ضروریہ کی تفصیل بیان کرنے والا ہے اس قرآن میں شک کی گنجائش نہیں اور یہ اسکی طرف سے نازل ہوا ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے ٭ یعنی یہ قرآن ایسا نہیں کہ اسکو کوئی بنا سکے اور غیر خدا سے صادر ہو اسکی فصاحت و بلاغت اور اس کا اعجاز اس بات کا مقتضی ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کا بنایا ہوا نہیں ہے اپنے سے اگلے کلام کی.... تصدیق کرنے والا ہے یعنی پہلی کتابوں کو سچا بتاتا ہے یا جو اس قرآن کے اوصاف کتب سالقہ میں مذکور ہیں ان کے موافق ہے جن سے اُن کتب سالقہ کی.... تصدیق ہوتی ہے اور جو باتیں تم پر لکھی گئی ہیں یعنی احکام شرعیہ ضروریہ اُنکی تفصیل بیان کرتا ہے اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور یہ رب العالمین کی طرف سے ہے (۳۷) کیا باوجود اس کے بھی یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اس پیغمبر نے اس قرآن کو بنا لیا اور گھڑ لیا ہے۔ آپ کہہ دیجئے اگر یہ بات ہے کہ میں نے اسکو بنا لیا ہے تو تم بھی اس قرآن کی مثل ایک چھوٹی سی سورت ہی بنا لاؤ۔ آخر تم بھی عربی زبان سے ماہر اور بڑے فصیح و بلیغ ہو اور تم اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو بلا سکتے ہو اس کو بلا لو بھی اگر تم اپنے وعدے میں سچے ہو (۳۸)

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا

بلکہ اصل واقعہ یہ ہے کہ یہ لوگ اس چیز کی تکذیب کرنے لگے جس کی

يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ

حقیقت کا پوری طرح احاطہ بھی نہ کرسکے اور ابھی تک اسکی تکذیب کا مآل

مِن قَبْلِهِمْ ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

انجام بھی ان کے سامنے نہیں آیا اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے ہوئے ہیں وہ بھی تکذیب

الظَّالِمِينَ ﴿٣٩﴾ وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَ

کرچکے ہیں سو اے پیغمبر آپ دیکھ لیجئے ان کافروں کا کیسا انجام ہوا۔ اور انہیں سے بعض ایسے ہیں جو

مِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ

آئندہ قرآن پر ایمان لے آئینگے اور بعض انمیں ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان نہیں لائینگے اور آپکا

بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٤٠﴾ ع وَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل

ع ۱۰ ۹

رب ان مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔ اور اے پیغمبر اگر یہ آپ کی تکذیب کرتے رہیں

لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۖ أَنتُم بَرِيئُونَ مِمَّا

تو آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میرا عمل میرے لئے اور تمہارا کیا تمہارے لئے۔ پس جو کچھ

أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٤١﴾

کرتا ہوں اسکے تم جوابدہ نہیں ہو اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

بلکہ اصل واقعہ یہ ہے کہ یہ لوگ اس چیز کو جھٹلانے لگے جس کے سمجھنے پر قابو نہ پا سکے اور جس کی حقیقت کا پوری طرح احاطہ بھی نہ کر سکے اور ابھی تکذیب کا مآل و انجام بھی ان کے سامنے نہیں آیا اسی طرح جو منکران سے پہلے گذرے ہیں انہوں نے بھی اسی طرح تکذیب کا طریقہ اختیار کیا تھا جس طرح یہ کر رہے ہیں لہٰذا اے پیغمبر آپ دیکھیے اُن ظالموں کا انجام کیسا ہوا ✻

یعنی مطالب قرآنی اور مفاہیم قرآنی پر غور نہیں کرتے اور سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور جب قرآن کے مطالب و مفاہیم پر قابو نہیں پا سکتے تو جھٹلانا شروع کر دیتے ہیں یہ لوگ ان مواعید کا انتظار کر رہے ہیں جو قرآن میں مذکور ہیں۔ وہ انجام ابھی ان کے سامنے نہیں آیا اس لئے جھٹلانا شروع کر دیا بہرحال ہر زمانے کے کفار کی جو ذہنیت رہی ہے وہی ان کی بھی ہے اور جو ان ظالموں کا حشر ہوا وہی ان کا بھی ہونے والا ہے خواہ سب کا نہ ہو کیونکہ بعض ایمان بھی لے آئیں گے جیسا کہ آگے کی آیت میں ارشاد ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اس کی حقیقت نہیں آئی یعنی جو وعدہ ہے اس قرآن میں وہ ظاہر نہیں ہوا۔ ۱۲

خلاصہ یہ کہ مفسرین نے تاویل کے کئی معنے کئے ہیں ان کی رعایت رکھی گئی ہے

(۳۹) اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آئندہ قرآن پر ایمان لے آئیں گے اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے اور آپ کا رب اُن شریر اور فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے (۴۰) اور اے پیغمبر اگر باوجود ان دلائل کے بھی یہ آپ کی تکذیب کرتے رہیں تو آپ ان سے فرما دیجئے کہ میرا عمل میرے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے میں جو کچھ کر رہا ہوں اس کے تم جواب دہ نہیں ہو اور تم جو کرتے ہو اس کا میں ذمہ دار نہیں ہوں ✻

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی اگر میں جھوٹ پہنچاؤں حکم اللہ کا تو میں گنہگار رہوں تم نہیں اور اگر میں سچ لاؤں پھر نہ کرو تو گناہ تمہیر ہے تو ماننے میں تمہارا نقصان نہیں کسی طرح۔ ۱۲ (۴۱)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ

اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آپکا کلام خوب کان لگا کر سنتے

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ (۴۲)

ہیں تو کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں خواہ وہ سمجھ بھی نہ رکھتے ہوں ۔ اور کچھ

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ

ان میں سے ایسے بھی ہیں جو آپ کو دیکھ رہے ہیں تو کیا بھلا آپ اندھوں کو

تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ (۴۳)

راستہ دکھا سکتے ہیں گو وہ بصیرت بھی نہ رکھتے ہوں ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّ

یقیناً اللہ لوگوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ

لٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (۴۴)

خود ہی اپنے پر ظلم کرتے ہیں *

اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو بظاہر آپ کی جانب خوب کان لگا کر سنتے
ہیں اور آپ کا کلام خوب کان لگا کر سنتے ہیں تو کیا آپ بہروں کو سنا سکتے
ہیں اگرچہ وہ سمجھ بوجھ نہ رکھتے ہوں ٭ یعنی حق کے قبول کرنے کا ارادہ نہیں
رکھتے تو اُن کا سننا ایسا ہی ہے جیسے کسی بہرے کو آپ سنا رہے ہیں مزید
برآں یہ کہ بہرہ بھی بے عقل ہو اگر عقل ہوتی تو قرینے اور قیاس سے ہی کچھ
سمجھ لیتا (۴۲) اور کچھ ان میں سے ایسے بھی ہیں جو آپ کو بظاہر دیکھ رہے
ہیں تو کیا بھلا آپ اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہیں گو وہ بصیرت بھی نہ
رکھتے ہوں ٭ یعنی طلب حق کا ارادہ نہیں تو خالی دیکھنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی
اندھا کسی طرف منہ کرکے بیٹھا ہو۔ پھر مزید برآں یہ کہ بصیرت بھی نہ ہو۔ اور
ہیے کے بھی اندھے ہوں تو ایسے لوگوں کو راہ مستقیم آپ کیونکر دکھا سکتے ہیں
خلاصہ یہ کہ بہروں کو بوجھ نہیں اور اندھوں کو سوجھ نہیں پھر کام چلے تو کیسے چلے
حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی کان ج رکھتے ہیں یا نگاہ رکھتے ہیں اس
توقع پر کہ ہمارے دل میں تصرف کر دیں جیسا بعضوں پر ہو گیا سو یہ بات
اللہ کے ہاتھ ہے ۱۲۔ خلاصہ یہ کہ کسی کی زندگی کو بغور مطالعہ کرتے رہنا۔ اور
کسی کی باتیں اور کلام کو کان لگا کر سننا جب ہی مفید ہو سکتا ہے جب کہ طلب
حق کا ارادہ بھی ہو۔ (۴۳) یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر ذرا بھی
ظلم اور زیادتی نہیں کرتا لیکن لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں ٭ یعنی
اللہ تعالیٰ کسی میں قابلیت اور صلاحیت ہدایت قبول کرنے کی نہ رکھے پھر مواخذہ
کرے یہ بات نہیں ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی بعضوں کے دل
میں اثر نہیں دیتا سو اُن کی تقصیر ہے کہ دل صاف کر کے نہیں سنتے ۱۲۔ (۴۴)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا

اور وہ دن بھی قابل ذکر ہے جدن خدا ان کو اس کیفیت سے

سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ

جمع کرے گا کہ ان کو ایسا معلوم ہوگا گویا وہ بلد رہے دن میں سے

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ

ایک گھڑی بھر ٹھیرے ہونگے اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے بھی بلاشبہ

وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ

جن لوگوں نے خدا کی پیشی میں حاضر ہونیکی تکذیب کی وہ اسدن بڑے خسارہ میں رہے

بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ

اور وہ راہ یافتہ نہ تھے۔ اور جو وعدے ہم ان سے کر رہے ہیں خواہ انمیں سے بعض کا وقوع ہم آپکو

فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى

دکھا دیں یا ان کے وقوع سے قبل آپکی عمر پوری کردیں بہرحال انکو ہماری ہی طرف واپس

مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾

آنا ہے اور اللہ کو ان سب افعال کی اطلاع ہے جو وہ کر رہے ہیں ۔

اور اے پیغمبر ان کو وہ دن یاد دلائیے جب دن اللہ تعالیٰ اُن کو اس کیفیت سے جمع کرے گا کہ وہ یہ سمجھتے ہوں گے کہ وہ دنیا میں یا برزخ میں گویا پورے دن میں سے ایک گھڑی بھر ٹھیرے ہوں گے اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے بھی ہوں گے بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی پیشی میں حاضر ہونے کو جھٹلایا وہ اس دن بڑے خسارے اور نقصان میں رہیں گے اور وہ دنیا میں بھی راہ یافتہ نہ تھے ※

قیامت کا دن چونکہ بہت بڑا اور سخت ہولناک ہوگا اس لئے دنیا میں رہنے یا قبر میں رہنے کی مدت کو کم سمجھیں گے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی قبر میں رہنا اس دن ایک گھڑی بھر معلوم ہوگا (۴۵) اور جو وعدہ عذاب ہم اُن سے کر رہے ہیں خواہ ان میں سے بعض کا وقوع آپ کو دکھا دیں اور آپ اپنی زندگی میں اُن کو مبتلائے عذاب دیکھ لیں یا اس عذاب کے وقوع سے قبل آپ کی عمر پوری کر دیں بہرحال اُن کو ہماری ہی طرف واپس آنا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اُن سب اعمال کی اطلاع ہے جو وہ کر رہے ہیں ※ یعنی ہم نے اُن سے جو وعدے عذاب کے یا غلبۂ اسلام کے کئے ہیں یہ ضروری نہیں کہ وہ سب آپ کی زندگی میں ہی پورے ہو جائیں ہو سکتا ہے کہ بعض اُن میں سے آپ کی زندگی میں پورے ہو جائیں کچھ آپ کی وفات کے بعد پورے ہوں اور قیامت میں تو ہمارے روبرو پیش ہونا ہی ہے وہاں تو وعدۂ عذاب پورا ہونا ہی ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی غلبۂ اسلام حضرت کے روبرو ہوا اور باقی اُن کے خلیفوں سے ۱۲ (۴۶)

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ فَإِذَا جَاءَ

اور ہر قوم کیلئے ایک حکم پہنچانیوالا ہوتا ہے پھر جب ان کا رسول انکی طرف

رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ

آچکتا ہے تو ان کا فیصلہ انصاف کیساتھ کر دیا جاتا ہے اور ان پر

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ

ظلم نہیں کیا جاتا - اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے

مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾

ہو تو بتاؤ یہ عذاب کا وعدہ کب پورا ہوگا - آپ فرما دیجئے

قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا

کہ میں تو اپنے لئے بھی کسی نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ إِذَا

چاہے - ہاں ہر قوم کیلئے ایک وقت مقرر ہے جب ان کا وہ مقررہ وقت

جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ

آجاتا ہے تو اس وقت سے نہ گھڑی بھر پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ اسوقت

سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾

سے آگے بڑھ سکتے ہیں

اور ہر قوم کیلئے اور ہر اُمّت کے لئے ایک حکم پہنچانے والا ہوتا ہے پھر جب اُن کا رسول اُن کی طرف آجاتا ہے اور وہ احکام پہنچا دیتا ہے تو اُن کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کر دیا جاتا ہے اور اُن پر ظلم نہیں کیا جاتا ٭ یعنی جب احکام کی اطلاع رسول کی معرفت دیدی جاتی ہے پھر جو نہیں مانتا وہ ابدی عذاب میں مبتلا ہوتا ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ عمل بد آگے سے ہوتے ہیں لیکن رسول کے پہنچنے سے سزا ملتی ہے (۴۷) اور دین حق کے منکر یوں کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدۂ عذاب کب پورا ہوگا۔(۴۸) آپ فرما دیجئے کہ میں تو اپنے لئے بھی کسی نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے۔ ہاں ہر قوم اور اُمّت کیلئے ایک وقت مقرر ہے جب ان کا وہ وقت مقرر آجاتا ہے تو اُس وقت سے نہ گھڑی بھر پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ اُس وقت سے آگے بڑھ سکتے ہیں ٭ یعنی مجھ سے کیا پوچھتے ہو کہ عذاب کا وعدہ کب پورا ہوگا۔ مجھے تو اپنے بھی اُمور میں اختیار حاصل نہیں مگر اللہ جو چاہے تو تمہارے عذاب کے وقت کا مجھے اختیار کب ہے جو میں بتاؤں البتہ اتنا جانتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے علم میں ہر ایک اُمّت کا ایک وقت معیّن ہے جب وہ وقت آجائیگا تو کسی کو اُس سے آگے یا پیچھے ہٹنے کی مجال نہ ہوگی ٭ (۴۹)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا

آپ ان سے پوچھئے بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر خدا کا عذاب تم پر رات میں

اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٠﴾

یا دن میں کسی وقت آنازل ہو تو وہ عذاب آخر ایسی کیا چیز ہے جس کی گنہگار جلدی

اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ

مچا رہے ہیں تو کیا پھر جب وقت وہ عذاب واقع ہو جائیگا تو اس وقت اس پر

وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيْلَ

ایمان لاؤ گے اس وقت کہا جائیگا اب اس پر ایمان لاتے ہو حالانکہ تم ہی اس عذاب

لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ج

کی جلدی کیا کرتے تھے۔ پھر ظالموں سے کہا جائیگا کہ اب عذاب دائمی کا مزہ چکھو

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٥٢﴾

تم کو بدلا نہ دیا جائیگا مگر اسی کمائی کا جو تم کمایا کرتے تھے ÷ ÷

آپ اُن سے کہیئے بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر خدا کا عذاب تم پر رات میں یا دن میں کسی وقت آ واقع ہو تو وہ عذاب آخر کیا چیز ہے جسکی یہ گنہگار جلدی مچا رہے ہیں ٭ یعنی عذاب تو آخر عذاب ہے وہ کوئی جلدی طلب کرنے کی چیز تو نہیں ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی بچاؤ نہ کرسکو گے پھر پوچھنے کا کیا فائدہ ۱۲ - (۵۰) تو کیا پھر اس وقت جس وقت وہ عذاب آ نازل ہوگا، اور تم پر آ پڑے گا تو کیا اُس وقت اُس پر ایمان لاؤ گے۔ اُس وقت کہا جائیگا اب اُس کی تصدیق کرتے ہو اور اس عذاب پر ایمان لاتے ہو حالانکہ تم ہی اس عذاب کی جلدی کیا کرتے تھے ٭ یعنی جو وقت عذاب کی تصدیق کا ہے اور اس وقت تصدیق نافع بھی ہے تو ایمان نہیں لاتے جبوقت عذاب آجائیگا اُس وقت ایمان لانا مفید اور نافع نہ ہوگا تو تم ایمان لاؤ گے۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی عذاب آئے پر ایمان لانا کب قبول ہوگا اس واسطے پوچھو تو بھی عبث (۵۱) پھر اُن لوگوں سے جو ظلم اور شرک کے مرتکب ہوئے ہیں کہا جائیگا کہ اب عذاب دائمی کا مزہ چکھو تم کو بدلا نہ دیا جائیگا مگر اسی کمائی کا جو تم کمایا کرتے تھے ٭ یعنی دنیوی عذاب کی تباہی کے ساتھ آخروی عذاب کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ جو دائمی ہوگا (۵۲)

وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي

اور یہ کافر آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ جو کچھ تو کہتا ہے کیا وہ واقعی

وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۵۳﴾

حق بات ہے ۔ آپ کہہ دیجئے ہاں میرے رب کی قسم وہ ایک غیر مشتبہ

وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي

حقیقت ہے اور تم کسی طرح خدا کو عاجز نہیں کر سکتے اور اگر ہر ظلم کرنے والے

الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ وَأَسَرُّوا

انسان کے قبضے میں اس دن روئے زمین کا تمام مال بھی ہو تو ضرور وہ اس سب مال

النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَ

کو اپنے فدیہ میں دے ڈالے اور جب یہ لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو دل ہی

قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا

دل میں اپنی ندامت و پشیمانی کو چھپائیں گے اور ان کے درمیان حق و انصاف

يُظْلَمُونَ ﴿۵۴﴾

کے ساتھ فیصلہ کیا جائیگا اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہ کیا جائے گا ۔

اور بڑے تعجب کیسا تھ آپ سے دریافت کرتے ہیں کیا تو جو کچھ کہتا ہے وہ واقعی حق اور سچ بات ہے آپ فرمادیجیئے ہاں! میرے رب کی قسم وہ ایک غیر مشتبہ حقیقت ہے اور تم کسی طرح خدا کو تھکانے اور عاجز کرنے والے نہیں ہو ٭ یعنی عذاب یا قرآن یا اسلام غرض جو باتیں آپ کہتے اور بتاتے ہیں وہ سب امورِ واقعیہ ہیں یا کسی اور مصلحت سے آپ کہتے ہیں۔!!

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی بھاگ کر عاجز نہ کر سکو گے + (۵۳)

اور اگر ہر اُس شخص کے پاس جو ظلم اور کفر و شرک کا مرتکب ہوا تھا روئے زمین کا تمام مال بھی ہو اور ہر ظلم کرنے والے انسان کے قبضہ میں اتنا مال ہو کہ اُس سے تمام زمین بھر جائے تو بھی وہ ضرور اس مال کو اپنے فدیہ میں دے ڈالے اور اپنی جان بچائے اور جب یہ لوگ عذاب کو دیکھینگے تو دل ہی دل میں اپنی ندامت و پشیمانی کو چھپائیں گے اور اُن کا فیصلہ حق و انصاف کیسا تھ کر دیا جائیگا اور اُن پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا ٭ یعنی جس عذاب کی جلدی کر رہے ہیں اُس کی شدّت کا یہ حال ہے کہ جب اُس عذاب میں مبتلا ہوں گے تو اُس وقت اس عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے کسی کافر کے پاس روئے زمین کی دولت بھی ہو تب بھی وہ اُس کو فدیہ دیکر اپنی جان کو اُس عذاب سے چھڑا لے اور جب یہ لوگ عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو مزید فضیحت و رسوائی کے خوف سے اپنی شرمندگی کو چھپانے کی کوشش کریں گے جو بے سود ہوگی۔ کیونکہ وہ شرمندگی اور پشیمانی ضبط نہ ہو سکے گی ۔ (۵۴)

ع ۱۲ ۵ ۱۰

أَلَآ إِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

آگاہ رہو جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ ہی

أَلَآ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ

کی ملک ہے اور سن رکھو کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے لیکن

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْيٖ وَ

اکثر لوگ یقین نہیں کرتے وہی زندگی عطا کرتا

يُمِيْتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٦﴾ يٰٓأَيُّهَا

ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔ اے لوگو

النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ

تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک ایسی چیز آئی ہے جو

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ

نصیحت اور قلبی امراض کیلئے شفا ہے اور ایمان والوں

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾

کے لئے ہدایت اور رحمت ہے

یاد رکھو کہ جتنی چیزیں آسمانوں میں اور زمین میں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہیں اور سُن رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے لیکن بہت سے آدمی یقین نہیں کرتے۔ آسمان وزمین کی ہر چیز کا وہی مالک اور اسی کا وعدہ برحق ہے اسی میں وعدۂ عذاب بھی ہے (۵۵) وہی زندگی بخشتا ہے وہی موت دیتا اور جان نکالتا ہے اور تم سب اُسی کی طرف واپس کئے جاؤ گے (۵۶) اے انسانو! تمہارے رب کی جانب سے تمہارے پاس ایک ایسی چیز آئی ہے جو بُرے کاموں سے بچنے کے لئے نصیحت ہے اور قلبی بیماریوں کے لئے شفا ہے۔ اور ایمان والوں کے لئے رہنمائی اور رحمت ہے ٭ یعنی نصیحت ہے کہ بُرے اعمال سے بچیں اور بُرے کاموں کی وجہ سے جو قلب میں بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں اس کیلئے شفا اور نیک کاموں کی خواہش رکھنے والے اہل ایمان کے واسطے رہنمائی کرنے والی ہے اور جو لوگ نیک اعمال کرتے ہیں اُن کے لئے موجب رحمت اور ذریعہ ثواب ہے مُراد اس چیز سے قرآن ہے (۵۷)

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ

اے پیغمبر آپ فرما دیجئے کہ لوگوں کو اللہ کے اس فضل اور مہربانی

فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿٥٨﴾

یعنی نزول قرآن پر خوش ہونا چاہیئے یہ قرآن ان چیزوں سے بدرجہا بہتر ہے جو چیزیں

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ

یہ لوگ جمع کیا کرتے ہیں آپ فرمائیے بھلا دیکھو تو سہی اللہ نے جو روزی تمہارے

رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۭ

لئے نازل کی تھی تم نے اس میں سے بعض چیزوں کو حرام اور بعض کو حلال قرار

قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ

دے لیا ہے آپ دریافت کیجئے کیا خدا نے تمکو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے یا تم

تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٩﴾

خدا پر صرف بہتان باندھتے ہو۔

اے پیغمبر آپ فرما دیجئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور اُس کی اس مہربانی پر خوش ہونا چاہیئے - یہ قرآن دنیا کی اُن چیزوں سے بدرجہا بہتر ہے جسکو یہ جمع کیا کرتے ہیں ٭ یعنی دنیا بھی فانی اور اُس کا نفع بھی فانی اور قرآن کی برکات اور اس کے منافع ہمیشہ باقی۔ پھر ایسے انعام پر خوشی کا اظہار کرنا ہی چاہیئے (۵۸) اے پیغمبر آپ ان سے فرمائیے بھلا دیکھو تو سہی اللہ تعالےٰ نے جو روزی تمہارے لئے نازل فرمائی اور جو رزق اُس نے تمہارے فائدے کے لئے اُتارا تھا تم نے اس میں سے کچھ حصے کو حلال اور کچھ حصے کو حرام تجویز کر لیا ہے اور قرار دیدیا ہے آپ ان سے دریافت کیجئے کیا اللہ تعالےٰ نے تم کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے یا تم محض اللہ تعالےٰ پر بہتان باندھتے ہو اور اس پر افترا کرتے ہو ٭ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں عطا فرمائی تھیں انتفاع کیلئے تم نے ان میں سے بعض کو حلال بعض کو حرام قرار دے لیا۔ خدا کی پیدا کردہ چیزوں میں حرام و حلال کرنا خدا ہی کے حکم سے ہو سکتا ہے یا تو اللہ کا حکم دکھلاؤ اور اگر نہیں ہے تو یہ کہو کہ اللہ پر افترا کیا ہے (۵۹)

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى

اور جو لوگ خدا پر جھوٹ افترا باندھتے ہیں وہ قیامت کے دن کو

اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّ

کیا سمجھے ہوئے ہیں ۔ یقیناً جانو لوگوں پر

اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہے لیکن

لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ (٦٠)

اکثر لوگ ۔ فضل خداوندی کی قدر نہیں کرتے

ع ٦
١١

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افترا باندھتے ہیں وہ قیامت کے دن کی نسبت کیا گمان رکھتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر بڑا ہی فضل و انعام ہے لیکن اکثر لوگ فضل خداوندی کے ناسپاس ہیں ﴿ یوم قیامت کو کیا سمجھ رہے ہیں یعنی یہ دن واقع نہیں ہوگا یا واقع ہوگا تو ہم سے اس دن کچھ پوچھ گچھ نہیں ہوگی اللہ تعالےٰ کا فضل یعنی اس کے اپنی مخلوق پر بے شمار احسان ہیں گنہگار کو فوری نہیں پکڑتا۔ عام طور سے توبہ کا موقعہ دیتا ہے۔ع (۶۰)

رکوع ۱۱

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا

اور اے پیغمبر آپ کسی حال میں ہوں اور منجملہ ان احوال کے آپ

مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ

کہیں سے قرآن پڑھتے ہوں اور تم لوگ جو کام بھی کرتے ہو ہر

مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا

حال ہم برابر تم پر مطلع اور نگہبان ہوتے ہیں جب تم

إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ وَمَا يَعْزُبُ

اس کام کو کرنا شروع کرتے ہو اور آپ کے پروردگار کے علم سے ذرہ

عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي

برابر کوئی چیز نہ زمین میں پوشیدہ ہے اور نہ آسمان

الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا

میں اور نہ ذرہ کی مقدار سے کوئی چیز چھوٹی ہے اور نہ اس سے

أَصْغَرَ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا

بڑی ہے مگر یہ کہ وہ سب کتاب مبین یعنی

فِي كِتَابٍ مُبِينٍ (۶۱)

لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے

اور اے پیغمبر آپ کسی حال میں ہوں اور منجملہ ان احوال کے خواہ آپ کہیں سے قرآن پڑھتے ہوں اور تم لوگ جو کام بھی کرتے ہو ہم کو سب کی خبر رہتی ہے اور ہم بہر حال تم پر مطلع اور نگہبان ہوتے ہیں جب تم اس کام کو کرنا شروع کرتے ہو اور آپ کے پروردگار کے علم سے کوئی چیز ذرہ برابر بھی غائب نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ کوئی چیز ذرے کی مقدار سے چھوٹی اور نہ کوئی چیز مقدار ذرہ سے بڑی ہے مگر یہ کہ وہ سب کھلی کتاب لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے * یعنی اے پیغمبر آپ کوئی کام بھی کریں یا آپ کے حالات کچھ ہوں خواہ آپ قرآن پڑھتے ہوں اور یہی حالت تم سب لوگوں کی ہے کہ تم جو کام کرتے ہو تو ہم اس پر حاضر اور نگراں ہوتے ہیں اور جب سے تم اس کام کو شروع کرتے ہو تو وہ کام شروع بھی ہماری نگرانی میں کرتے ہو غرض کوئی چیز بھی اُن کے احاطۂ علمی سے باہر نہیں ہے (۶۱)

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ

سن رکھو جو لوگ خدا کے دوست ہیں ان پر نہ کسی قسم کا

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾

خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی

وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ

بشارت وخوشخبری ہے اللہ کی باتیں بدلا نہیں کرتیں

اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾

یہ بشارت ہی تو بہت بڑی کامیابی ہے ۔ ۔

یاد رکھو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں اُن پر نہ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ٭ یعنی نہ کسی حادثہ کا خوف و اندیشہ اور نہ کسی مقصد کے فوت ہو جانے کا غم (۶۲) یہ خدا کے دوست وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور گناہوں سے پرہیز کرتے رہے ٭ یعنی اہلِ ایمان بھی اور اہلِ تقویٰ بھی ایسے ہی لوگ خدا کے دوست کہلاتے ہیں (۶۳) ان ہی لوگوں کیلئے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی بشارت و خوشخبری ہے۔ اللہ کی باتیں بدلا نہیں کرتیں اور نہ اُس کے وعدوں میں کوئی فرق ہوا کرتا ہے یہ بشارت ہی تو بہت بڑی کامیابی ہے ٭ بشارت یعنی اُن کو کوئی خوف و اندیشہ اور نہ کسی چیز کے فوت ہونے کا غم۔ اللہ کی باتیں یعنی اُس کے وعدوں میں کوئی تبدیلی یا فرق نہیں ہوتا (۶۴)

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ

اور اے پیغمبر ان کافروں کی باتیں آپ کو آزردہ خاطر نہ

لِلّٰهِ جَمِيعًا ۭ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۶۵﴾

کریں کیونکہ ہر قسم کا غلبہ اللہ ہی کو حاصل ہے وہی سب سننے والا

أَلَا إِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

اور جاننے والا ہے۔ آگاہ ہو جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو

مَنْ فِي الْأَرْضِ ۭ وَمَا يَتَّبِعُ

زمین میں ہے وہ سب اللہ ہی کی ہے اور جو لوگ خدا کو چھوڑ

الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ

کر دوسرے خانہ ساز شرکاء کی عبادت کرتے ہیں آخر

اللّٰهِ شُرَكَاءَ ۭ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا

یہ کس چیز کی پیروی کر رہے ہیں کچھ نہیں یہ لوگ محض

الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿۶۶﴾

چند بے بنیاد خیالات کی پیروی کر رہے ہیں اور یہ صرف اٹکل سے تخمینے لگایا

کرتے ہیں ۔

اور اے پیغمبر ان منکرین دینِ حق کی باتیں آپکو آزردہ خاطر نہ کریں اور آپ کو غم میں نہ ڈالیں کیونکہ ہر قسم کا غلبہ اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے۔ وہی سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے *۔ یعنی اسکو علم بھی ہے سنتا بھی ہے اور قدرت بھی ہے اسلئے آپ کو ایسے زبردست حامی کی موجودگی میں فکر نہیں ہونا چاہیئے (۶۵) یاد رکھو جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے وہ سب اللہ کی مملوک ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے خود ساختہ اور خانہ ساز سرکار کی بندگی کر رہے ہیں آخر یہ کس کی اتباع اور پیروی کر رہے ہیں کچھ نہیں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں یہ لوگ محض چند بے بنیاد خیالات کی پیروی اور اتباع کر رہے ہیں اور یہ محض قیاسی اور اٹکل کی باتیں کیا کرتے ہیں *۔ یعنی جنات۔ انسان اور فرشتے سب اس کی مملوک ہیں ہو سکتا ہے کہ مَنْ بمعنی مَا ہو اور تمام مخلوق مراد ہو۔ اور جب سب چیز اللہ کی مملوک ہے پھر مالک کی موجودگی میں مملوک کی بندگی پر کیا دلیل ہو سکتی ہے محض بے اصل اور بے سند باتوں کے اور قیاسی باتوں کی پیروی کے اور ان کے پاس کیا رکھا ہے (۶۶)

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا

وہ خدا ہی کی ذات تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ

فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ

تم اس میں آرام کرو اور تمہارے لئے دن کو روشن اور دکھانے والا

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا

بنایا بے شک اس رات دن کے بنانے میں ان لوگوں کے لئے بڑے دلائل ہیں

اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ هُوَ الْغَنِیُّ

جو سننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ مشرک کہتے ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے وہ تمام

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

عیوب سے پاک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین

اِنْ عِنْدَکُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا

میں ہے سب اسی کی ملک ہے اس غلط دعوے پر تمہارے پاس

اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

کوئی دلیل نہیں ہے تم اللہ کے ذمہ ایسی بات کیوں لگاتے ہو جسکو تم نہیں جانتے

۵ وقف لازم

وہ اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام وچین حاصل کرو اور تمہارے لئے دن کو روشن اور دیکھنے بھالنے کا ذریعہ بنایا ہے بیشک اس رات دن کے بنانے میں ان لوگوں کیلئے بڑے دلائل توحید ہیں جو ان مضامین کو سننے کی صلاحیت رکھتے اور پورے تدبر کیساتھ سنتے ہیں (۶۷) مشرک یوں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اولاد رکھتے ہیں وہ تمام عیوب سے پاک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کی ملک ہے اور سب اس کے مملوک ہیں اس بے جا دعوے پر تمہارے پاس کوئی دلیل بھی نہیں ہے کیا تم اللہ تعالیٰ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جسکو تم نہیں جانتے * اولاد احتیاج کی دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ محتاج نہیں ہے اگر اولاد مجانس ہو تو مجانست کا باطل ہونا ظاہر ہو چکا ہے اور اگر اولاد غیر مجانس اور ناجنس ہو تو یہ عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ جو کچھ ہے وہ مملوک ہے اولاد برابر کی ہوتی ہے پھر اس لغو دعوے پر تمہارے پاس کوئی دلیل بھی نہیں۔ تو تم اللہ تعالیٰ پر ایسی افترا پردازی اور بہتان طرازی کیوں کرتے ہو۔ جس کا تم کو علم بھی نہیں۔ (۶۸)

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

آپ کہدیجئے جو لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان لگاتے ہیں وہ

الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِى

فلاح نہیں پائیں گے۔ دنیا میں ان کے

الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ

لئے تھوڑا سا عیش ہے آخرکار ہمارے ہی پاس ان کو

نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا

لوٹنا ہے پھر ہم اس کفر کی پاداش میں جو وہ کیا کرتے تھے

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ ع

انکو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

ع ١٠ ١٢

آپ اُن سے کہدیجئے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افترا کرتے اور بہتان باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے اور کبھی کامیاب نہیں ہوں گے (۶۹) دنیا میں اُن کیلئے تھوڑا سا چندروزہ عیش ہے پھر اُن کو ہمارے ہی پاس آنا اور ہماری ہی طرف لوٹنا ہے پھر ہم اُس کفر کی پاداش میں جو وہ کیا کرتے تھے اُن کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے ٭ یعنی دنیا میں چندروزہ فائدہ اور عیش اٹھالیں پھر مرنے کے بعد اُن کا مرجع ہماری طرف ہے، اور پھر ہم اُن کو سخت سزا دیں گے (۷۰)

ع ۷
۱۰
۱۲

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ

اور آپ ان کو نوح کا واقعہ پڑھ کر سنائیے جب اس

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ

نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر میرا یہاں رہنا

مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اور احکام الٰہی سنا کر میرا نصیحت کرنا تم پر شاق اور ناگوار گذرتا ہے

فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا

تو ہوا کرے میں نے خدا ہی پر بھروسہ کر رکھا ہے سو اب تم

اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ

اپنی کوئی تدبیر اپنے شرکاء سے مل کر پختہ طور پر طے کر لو

اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا

پھر وہ تمہاری مفروضہ تجویز تم پر مخفی نہ رہے پھر جو کچھ میرے ساتھ

اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ (۷۱)

کرنا ہو وہ کر گذرو اور مجھ کو ذرا بھی مہلت نہ دو۔

اور اے پیغمبر آپ انکو نوح علیہ السلام کا واقعہ پڑھکر سُنائیے جو اسوقت کا واقعہ ہے جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر میرا یہاں رہنا اور احکام الٰہی سُناکر میرا نصیحت کرنا تم پر شاق اور گراں گذرتا ہے تو ہُوا کرے میں تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ اور توکل کر رکھا ہے سو اب تم مجھے نقصان پہنچانے کی اپنی کوئی تدبیر اپنے شرکاء سے مل کر پختہ طور پر طے کر لو پھر وہ تمہاری مقررہ تدبیر اور تجویز تم پر مخفی اور مشتبہ نہ رہے پھر جو کچھ میرے ساتھ کرنا ہے وہ کر گذرو اور مجھ کو ذرا بھی مہلت نہ دو * یعنی میرا قیام اور میری تبلیغ تم پر گراں ہے تو ہو مجھے تو اپنا کام کرنا ہے اور کوئی بات تمہاری خوف سے یا ڈر سے ترک کرنے والا نہیں ہوں کیونکہ میں نے تو ہمیشہ سے خدا پر توکل کر رکھا ہے تم مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہو تو اپنے رفقاء کار بلکہ بتوں وغیرہ کو جمع کر کے باہمی مشورے سے کوئی پختہ تدبیر کر لو اور وہ تدبیر جو کچھ ہو علانیہ ہو کوئی پوشیدہ بات نہ ہو۔ پھر جو کچھ کرنا ہو وہ کر دو اور مجھ کو ڈھیل اور مہلت نہ دو۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی سمجھانے سے بُرا مانتے ہو تو جو کر سکو میرا کر لو۔ ۱۲ (۷۱)

فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَاَلْتُکُمْ مِّنْ

پھر اس پر بھی اگر تم اعراض ہی کرتے رہو تو تم جانتے ہو کہ میں

اَجْرٍؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ وَ

نے تم سے کوئی معاوضہ تو طلب نہیں کیا میرا معاوضہ تو بس اللہ ہی

اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (۷۲)

کے ذمہ ہے اور مجھ کو تو یہ حکم کیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے رہوں

فَکَذَّبُوْہُ فَنَجَّیْنٰہُ وَمَنْ مَّعَہٗ فِی

اس پر بھی ان کی قوم ان کی تکذیب کرتی رہی پھر ہم نے نوح ؑ کو

الْفُلْکِ وَجَعَلْنٰہُمْ خَلٰٓئِفَ وَ

اور جو اس کے ہمراہ کشتی میں بیٹھے اُن کو طوفان سے نجات دی اور ان

اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ج

طوفان سے نجات پانے والوں کو جانشین کیا اور جو ہماری آیتوں

فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ

کی تکذیب کیا کرتے تھے ان سب کو غرق کر دیا - اے مخاطب عبرت

الْمُنْذَرِیْنَ (۷۳)

کی نگاہ سے دیکھ جنکو ڈرایا جا چکا تھا - اُن کا انجام کیسا ہوا ۔

پھر اس پر بھی اگر تم رد گردانی اور اعراض ہی کرتے رہو تو تم جانتے ہو کہ میں نے تم سے کوئی مزدوری اور معاوضہ تو طلب نہیں کیا میرا معاوضہ تو بس اللہ کے ذمہ ہے اور مجھکو تو یہ حکم کیا گیا ہے کہ میں اطاعت کرنے والوں اور فرماں برداروں میں رہوں ☆ نہ مجھ کو خوف ہے نہ تم سے کوئی طمع اور لالچ ہے مجھ کو تبلیغ کا حکم ہے میں اس کی تعمیل کر رہا ہوں (۷۲) اس معقول نصیحت کے باوجود ان کی قوم اُن کو جھٹلاتی اور اُن کی برابر تکذیب کرتی رہی اس پر طوفان کا عذاب آیا اور ہم نے حضرت نوح علیہ السلام اور جو اُس کے ہمراہ کشتی میں تھے اُن کو طوفان سے نجات دی اور اُن طوفان سے نجات پانے والوں کو جانشین کیا اور اُن کو آباد کیا اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کی تکذیب کیا کرتے تھے اُن سب کو غرق کر دیا۔ لہذا اے مخاطب چشم عبرت سے دیکھ جن کو ڈرایا جا چکا تھا اُن کا انجام کیا ہوا یعنی کیسا بُرا انجام ہوا۔ (۷۳)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ

پھر نوح ع کے بعد ہم نے اور رسولوں کو انکی اپنی اپنی قوموں کی

قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

طرف بھیجا سو یہ رسول ان قوموں کے پاس واضح دلائل لیکر

فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ

آئے مگر باوجود اس کے اُن لوگوں نے اس چیز کو جس کی وہ

مِنْ قَبْلُ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ

ابتداءً تکذیب کر چکے تھے مان کر ہی نہ دیا ہم اسی طرح ان لوگوں

قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ﴿٧٤﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا

کے دلوں پر مہر کر دیا کرتے ہیں جو حد سے تجاوز کرنیوالے ہیں۔ پھر اُن

مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ وَهَارُونَ

پیغمبروں کے بعد ہم نے موسیٰ ع اور ہارون ع کو اپنے دلائل دے کر

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا

فرعون اور اس کے رؤساء کی طرف بھیجا۔ مگر انہوں نے تکبر

فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ ﴿٧٥﴾

کیا اور وہ لوگ جرم کرنے کے عادی ہو چکے تھے

پھر نوح علیہ السلام کے بعد ہم نے اور رسولوں کو اُن کی اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجا سو وہ رسول اُن کے پاس معجزات اور واضح دلائل لیکر آئے مگر باوجود اس کے اُن کی کیفیت یہ تھی کہ انہوں نے اس چیز کو جس کی وہ شروع میں تکذیب کر چکے تھے اور پہلے ہی جسکو جھوٹا بتا چکے تھے آخر تک مان کر ہی نہ دیا اور آخر وقت تک اُس چیز کو مانا ہی نہیں جس طرح یہ لوگ سنگدل تھے اسی طرح ہم اُن لوگوں کے دلوں پر مُہر کر دیا کرتے ہیں جو حد سے گذر جانے والے ہیں ٭ یعنی بڑے ضدی اور ہٹی تھے چونکہ پہلی مرتبہ پیغمبروں کی تعلیم کو جھوٹا کہہ چکے تھے اس لئے آخر وقت تک اسی پر اڑے رہے اور اپنی جگہ سے سرکے نہیں (۷۴) پھر ان رسولوں کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو اپنے معجزات اور دلائل دیکر فرعون اور اس کے رؤسا کی طرف بھیجا۔ پس فرعون اور اس کے رؤسا نے تصدیق کرنے سے تکبر کیا اور وہ لوگ ارتکاب جرائم کے خوگر ہو چکے تھے اور عادی بن گئے تھے ٭ یعنی نوحؑ کے بعد بہت سے پیغمبر آتے رہے اور اُن پیغمبروں کے بعد حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کو بھیجا گیا لیکن فرعونیوں نے بجائے قبول کرنے کے تکبر کا اظہار کیا اور دونوں بھائیوں کو اپنی رعایا سمجھ کر اُن پر ایمان لانے سے انکار کر دیا اور اُن کے معجزات کو جادو بتایا۔ (۷۵)

فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا

پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے صحیح دلیل پہنچی تو وہ کہنے

قَالُوا إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ مُبِينٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ

لگے یقیناً یہ تو کھلا جادو ہے۔ موسیٰ نے کہا

مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ ۖ

کیا تم اس صحیح دلیل کے متعلق جبکہ وہ تمہارے پاس آئی

أَسِحْرٌ هَٰذَا ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ ﴿۷۷﴾

ایسی بات کہتے ہو کیا یہ جادو ہے حالانکہ جادوگر کبھی فلاح نہیں پاتے

قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا

انہوں نے جواب دیا کیا تو ہمارے پاس اسلئے آیا ہے کہ جس طریقہ

عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا

پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا ہے تو اس طریقہ سے ہم کو ہٹا دے

الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ

اور تم دونوں بھائیوں کو اس ملک میں سرداری مل جائے اور

لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ﴿۷۸﴾

ہم تم دونوں پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

پھر جب اُن کے پاس ہماری طرف سے صحیح دلیل اور سچی بات پہنچی تو وہ کہنے لگے یہ تو یقیناً صریح اور کھلا ہوا جادو ہے * یعنی عصا اور ید بیضا کا معجزہ دیکھ کر جادو بتانے لگے (۷۶) موسیٰؑ نے کہا کیا تم اس صحیح دلیل اور سچی بات کے متعلق جب وہ تمہارے پاس آئی ایسی بات کہتے ہو کیا یہ جادو ہے حالانکہ جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتے * یعنی جادوگر اگر نبوت کا دعوےٰ کرے تو خوارقات نہیں دکھا سکتا یہ پیغمبر ہی کا کام ہے کہ دعوٰی نبوت کے ساتھ..... اُس کے ہاتھ سے خوارقات کا بھی صدور ہوتا ہے (۷۷)

انہوں نے جواب دیا کہ کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ جس طریقہ پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا ہے اور اپنے بزرگوں کو دیکھا ہے اُس طریقہ سے ہم کو ہٹا دے اور تم دونوں بھائیوں کو اس ملک کی ریاست اور سرداری مل جائے اور ہم تم دونوں کو ماننے والے اور ایمان لانے والے نہیں ہیں * یعنی جو ہمارے بڑے کرتے رہے ہیں اور جو اُن کی دیکھا دیکھی ہم بھی کرتے ہیں تو اُس سے ہم کو برگشتہ کرنا چاہتا ہے اور اس ملک میں انقلاب پیدا کرکے چاہتا ہے کہ تم دونوں کو یہاں کی بڑائی اور سرداری مل جائے اور چونکہ تم ہمارا ملک چھیننا چاہتے ہو اس لئے ہم تم کو ماننے والے نہیں (۷۸)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ

اور فرعون نے کہا کہ ہر ماہر اور ہوشیار جادوگر کو میرے

سٰحِرٍ عَلِيمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ

پاس حاضر کرو پھر جب وہ جادوگر آگئے تو موسیٰ نے

قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ

ان سے کہا جو کچھ تمہیں ڈالنا ہے وہ ڈالو سو جب ان جادوگروں

مُلْقُونَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ

نے اسکو ڈال دیا تو موسیٰ نے کہا جو کچھ تم

مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ

لائے ہو یہی ہے جادو یقیناً جانو کہ خدا

سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ

اس کو ابھی درہم برہم کر دے گا بے شک اللہ تعالیٰ

عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ اللَّهُ

شریروں کے کام کو بننے نہیں دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے

الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿٨٢﴾

حکم سے حق کو حق ہی کر دکھائیگا خواہ مجرم کتنا ہی برا مانا کریں۔

ع ۸ ۱۲ ۱۳

اور فرعون نے حکم دیا کہ ہر ماہر اور ہوشیار جادوگر کو میرے پاس حاضر کرو
※ حضرت موسیٰؑ کے معجزات کو جادو سمجھے اور جادوگروں کو مقابلے کیلئے
طلب کیا (۷۹) پھر جب وہ جادوگر آگئے اور مقابلہ کی ٹھیر گئی تو حضرت موسیٰؑ
نے جادوگروں سے کہا جو کچھ تمھیں ڈالنا ہے وہ ڈالو ※ یعنی جو کچھ ڈالنے
والے ہو وہ ڈالو اور جو کچھ اپنے کرتب دکھانے چاہتے ہو وہ دکھاؤ (۸۰)
سو جب ان جادوگروں نے اُس کو ڈالدیا تو موسیٰؑ نے کہا جو کچھ تم بنا کر لائے
ہو یہی ہے جادو۔ یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ اس کو ابھی درہم برہم کئے دیتا ہے
اور اس کے بطلان کو ظاہر کئے دیتا ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے شریروں
کے کام کو بننے نہیں دیتا ※ یعنی یہ ہے جادو اور وہ جادو نہ تھا جس کو
فرعونی جادو کہتے تھے۔ (۸۱) اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے حق کو حق ہی
کر دکھائے گا۔ اور حق بات کو سچا کر دے گا خواہ مجرم اور کافر کتنا ہی
بُرا مانیں ※ یعنی معجزے کو ثابت کر دیگا اور جادو کو مٹا دے گا (۸۲)

ع ۸
۱۲
۱۳

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ

باایں ہمہ حضرت موسیٰ ؑ پر سوائے ان کی قوم کے چند نوجوانوں کے اور

قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ

کوئی ایمان نہ لایا اور وہ بھی فرعون سے اور اپنے حکام سے

وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ

ڈرتے ڈرتے کہ کہیں فرعون ان کو کسی بلا اور مصیبت میں مبتلا نہ کردے

فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَ

اور یہ واقعہ ہے کہ فرعون اس ملک میں غلبہ والا تھا۔ اور یہ بھی

اِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَقَالَ

واقعہ ہے کہ وہ حد سے آگے نکل جانے والوں میں سے تھا۔ اور موسیٰ ؑ نے

مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ

اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو

بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ

اسی پر بھروسہ رکھو بشرطیکہ تم صحیح

مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

فرماں بردار ہو

باایں ہمہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اُن کی قوم کے چند نوجوانوں کے سوا اور اور کوئی ایمان نہیں لایا وہ بھی فرعون سے اور اپنے حکام سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں فرعون اُن کو کسی بلا اور مصیبت میں نہ ڈال دے اور کوئی تکلیف نہ پہنچا دے کیونکہ فرعون اُس ملک میں زوروالا اور غلبہ والا تھا اور یہ بات بھی تھی کہ وہ انصاف کی حد سے آگے نکل جانے والوں میں سے تھا۔ ٭ یعنی باوجود جادوگروں کی شکست کے پھر بھی بہت تھوڑے اور قدرِ قلیل لوگ فرعون کے ڈر سے موسیٰؑ پر ایمان لائے "ذُرِّيَّةٌ" کے معنی بعض نے نوجوان اور بعض نے تھوڑے سے لوگ کئے ہیں۔ بہرحال فرعون ایک ظالم اور ناانصاف بادشاہ تھا اور اس کے حکام اُس کو خوش کرنے کے لئے بے گناہوں کو گرفتار کرکے جھوٹے مقدموں میں اپنے مخالفوں کو پھنسایا کرتے تھے۔ اس لئے لوگ حق بات کے اعلان اور اظہار سے ڈرتے تھے۔ (۸۳) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا۔ اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو تو تم اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھو اور اسی پر توکل کرو۔ بشرطیکہ تم صحیح مطیع اور فرماں بردار ہو۔ ٭ یعنی فرعون اور اپنے حکام سے ڈرو نہیں غیراللہ کا خوف سچے ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہوتا۔ (۸۴)

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا

اس پر انہوں نے کہا کہ ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں لا

لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾

اے ہمارے رب ہم کو اس ظالم قوم کا تختۂ مشق نہ بنا ۔

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ

اور اپنی رحمت سے ہم کو اس کافر قوم سے نجات

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى

دے اور ہم نے موسیٰؑ اور اس کے

وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا

بھائی پر وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لیے

بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ

مصر میں مکان بناؤ اور تم اپنے گھروں ہی میں نماز کی

قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ

جگہ بنالو اور نماز کی پابندی رکھو اور اے موسیٰؑ تو ایمان

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾

والوں کو بشارت دیدے ۔

اس پر انہوں نے کہا ہم اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے
پروردگار ہم کو اس ظالم قوم کا تختۂ مشق نہ بنا* یعنی یہ ہم پر مستولی ہو کر ظلم
ڈھاتے رہیں اور ہم اُن کا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ اور اُن کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے
کہ اگر ہم حق پر نہ ہوتے تو ہم کو تم پر زور کیوں حاصل ہوتا اور اس سے اُن کی
گمراہی میں اور اضافہ ہوگا اور ہمارا وجود ان کیلئے موجب فتنہ ہوگا تو اُن....
ظالموں کیلئے ہم کو فتنے اور اُن کی گمراہی کا سبب نہ بنا۔ (۸۵) اور ہم کو اپنی
رحمت اور مہربانی کے صدقے میں اس کافر قوم سے نجات دے اور ان کافروں
سے ہم کو چھڑا۔ (۸۶) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور اُس کے بھائی ہارون پر
وحی بھیجی کہ تم دونوں قوم کیلئے مصر میں مکان تیار کراؤ اور تم اپنے انہی......
مکانوں اور گھروں میں نماز کی جگہ مقرر کرلو اور نماز کی جگہ بنالو اور نماز کی
پابندی رکھو اور اے موسیٰ ؑ تم ایمان والوں کو خوشخبری سنادو* یعنی
جو دعا تم نے مانگی تھی اس کی قبولیت کے آثار نمایاں ہونے والے ہیں تم اپنا
محلہ الگ بسالو اور چونکہ مساجد کو فرعون نے تباہ کردیا ہے اس لئے اپنے گھروں
ہی میں نماز کیلئے ایک جگہ مقرر کرلو اور وہیں نماز ادا کیا کرو اور مسلمانوں....کو
فرعون سے نجات کی بشارت دیدو۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تمہارے جہاں گھر ہیں اُن
کو قائم اور برقرار رکھو اور گھروں ہی کو نماز کے اوقات میں اپنے نماز پڑھنے کی
جگہ قرار دے لو نماز کے لئے مساجد میں جانا معاف کیا جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے
کہ ان وجوہ کے علاوہ کسی اور سیاسی مصلحت سے مکانوں میں رہنے یا نئے مکان
بنانے کا حکم ہوا ہو۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جب فرعون کا ہلاک ہونا
نزدیک پہنچا حکم ہوا کہ اپنی قوم ان میں شامل نہ رکھو اپنا محلہ جدا بساؤ کہ آگے
اُن پر آفتیں پڑنی ہیں یہ قوم آفت میں شریک نہ ہو۔ ۱۲ (۸۷)

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ

اور موسیٰؑ نے کہا اے ہمارے رب تو نے فرعون کو اور

فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا

اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں بہت کچھ سامان آرائش

فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا

اور طرح طرح کے مال اس لئے دیئے ہیں کہ وہ لوگوں کو

عَنْ سَبِيْلِكَ ج رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى

تیری راہ سے بے راہ کریں بس اب اے ہمارے پروردگار ان کے مالوں

اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

کو ملیامیٹ کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے کہ یہ لوگ جب تک دردناک

فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ

عذاب نہ دیکھ لیں اس وقت تک ایمان

الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾

نہ لائیں

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوں دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیوی زندگی میں بہت کچھ سامان آرائش و زینت اور طرح طرح کے اموال اس واسطے دئیے ہیں کہ وہ آپ کی راہ سے لوگوں کو بے راہ کریں پس اب اے ہمارے پروردگار ان کے مالوں کو نیست و نابود اور ملیا میٹ کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے یہ لوگ اس وقت تک ایمان نہ لائیں۔ جب تک تیرا درد ناک عذاب نہ دیکھ لیں ٭ یعنی اس زینت اور دولت کا انجام یہ ہوا کہ لوگوں کو تیری راہ سے گمراہ کر دیا۔ بہر حال جو کچھ مصلحت تھی وہ پوری ہو گئی اب ان کے مالوں کو تو مٹا ڈال۔ اور دلوں کو اور زیادہ سخت کر دے تا کہ سیہ بلاکت کے زیادہ مستحق ہو جائیں اور ان کا کفر بڑھتا رہے یہاں تک کہ دردناک اور فیصلہ کن عذاب آ جائے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں سچے ایمان کی ان سے امید نہ تھی مگر جب کچھ آفت پڑتی تو جھوٹی زبان سے کہتے کہ اب ہم مانیں گے اس میں خدا کا عذاب تھم جاتا کام فیصل ہوتا اس واسطے مانگا کہ یہ جھوٹا ایمان نہ لاویں دل ان کا سخت رہے۔ تا کہ عذاب پڑ چکے اور کام فیصل ہو ۱۲ (۸۸)

قَالَ قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِیْمَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی سو تم دونوں

وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِیْلَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

اپنے حال پر ثابت رہو اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جو علم سے محروم ہیں

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا پھر فرعون اور اس کے

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا

لشکر نے سرکشی اور ظلم کی غرض سے ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ

وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ

جب اس کو ڈوبنے نے آپکڑا یعنی فرعون ڈوبنے لگا تو اس نے کہا میں اس

قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ

بات پر ایمان لایا کہ اس خدا کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں جس خدا پر

اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا

بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں بھی فرماں برداروں

مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۹۰﴾

میں شامل ہوتا ہوں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دونوں بھائیوں کی دعا قبول کر لی گئی سو تم دونوں اپنے حال پر ثابت رہو اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جو حکمت خداوندی کا علم نہیں رکھتے ٭ یعنی ایسے جاہل ہیں کہ حضرت حق کی مصلحت اور اس کی حکمت کو جانتے ہی نہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ ؑ کی دعا پر حضرت ہارون ؑ آمین کہتے تھے اس لئے قبولیت دعا میں دونوں کو شریک کیا۔ ثابت رہو یعنی تبلیغ کرتے رہو۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں یعنی شتابی نہ کرو حکم کی راہ دیکھو ۱۲۔ (۸۹) اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے اتار دیا اور پار کر دیا پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور ظلم کی غرض سے گذر جانیوالوں کا تعاقب کیا یہانتک کہ جب اس کو غرق نے اور ڈوبنے نے آلیا تو اس نے گھبرا کر کہا میں اس بات پر ایمان لایا کہ اس معبود کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر ..... بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں بھی اطاعت گذاروں اور فرمان برداروں میں شامل ہوں ٭ یعنی جب غرق کے عذاب نے آگھیرا اور عذاب کے فرشتے نظر آنے لگے تو پریشان و سراسیمہ ہو کر کہنے لگا کہ میں ایمان لایا لیکن عذاب کے فرشتے نظر آئے اور عذاب کے گھیر لینے کے بعد پھر ایمان کیا؟ " وَ اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ۔ (۹۰)

آلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ

اس کو جواب دیا گیا کیا اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پیشتر

مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ

تو نافرمانی کرتا رہا اور تو بڑے مفسدوں میں سے تھا۔ پس آج ہم تیری لاش

بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ

کو بچا لیں گے تاکہ تو اپنے سے پچھلوں کیلئے ایک عبرت آموز نشانی ہو اور

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا

واقعہ یہ ہے کہ اکثر لوگ ہماری عبرت انگیز نشانیوں

لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ ع

سے غافل ہیں +

ع ٩ / ١٠ / ١٤

اُس کو جواب دیا گیا اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پیشتر تو تو نافرمانی کرتا رہا اور تو تو بڑے مفسدوں اور شرارت کرنے والوں میں سے تھا
※ یعنی عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان مفید اور نافع نہیں ہے۔ حضرتِ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یہ اللہ فرماتا ہے یعنی ساری عمر مخالف رہا اب عذاب دیکھ کر ایمان لایا اس وقت کا یقین لانا کیا معتبر۔ ۱۲ (۹۱) لہذا آج ہم تیری لاش کو بچالیں گے تاکہ تو اپنوں سے پچھلوں کیلئے ایک عبرت آموز نشانی ہو اور بلا شبہ اکثر لوگ ہماری عبرت انگیز نشانیوں سے غافل ہیں ※ لوگوں کی عبرت کیلئے لاش کو بچا لیا گیا۔ تاکہ پیچھے رہنے والوں کیلئے ایک نشانی ہو۔ حضرتِ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں وہ جیسا بے وقت ایمان لایا بے فائدہ۔ ایسا ہی اللہ نے مرگئے پیچھے اس کا بدن دریا میں سے نکال کر ٹیلے پر ڈالدیا کہ بنی اسرائیل دیکھ کر شکر کریں اور عبرت پکڑیں اُسکو بدن بچنے سے کیا فائدہ؟ ۱۲۔
خلاصہ یہ کہ پانی میں گلنے سڑنے اور مچھلیوں کا کھاجا بننے سے بچا لیا کہتے ہیں کہ فرعون کی لاش ابتک مصر کے عجائب خانہ میں محفوظ ہے (۹۲)

ع ۹
۱۰
۱۴

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ مُبَوَّأَ

اور بلاشبہ ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کیلئے ایک اچھا ٹھکانا دیا

صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ج

اور انہیں کھانے کو پاکیزہ چیزیں عطا کیں پھر انہوں نے

فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ط

اختلاف کیا یہاں تک کہ ان کے پاس صحیح علم پہنچ گیا۔

إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے مابین ان امور کا

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾

فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

اور بلاشبہ ہم نے فرعون کو غرق کرنے کے بعد بنی اسرائیل کو پسندیدہ اور اچھی جگہ رہنے کو ٹھکانا دیا اور انہیں ہم نے نفیس اور عمدہ چیزیں کھانے کو عطا فرمائیں۔ پھر انہوں نے دین میں اختلاف کرنا شروع کر دیا اور یہ اختلاف بھی اس وقت شروع کیا جب اُن کے پاس صحیح علم پہنچ گیا یقیناً آپ کا پروردگار قیامت کے دن اُن کے درمیان اُن امور کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے ٭ یعنی ٹھکانا دیا ملک مصر میں یا ملک شام میں یا دونوں میں۔ اختلاف یا تو انبیاء کے احکام میں کیا یا خود انبیاءؑ کے تسلیم کرنے میں کیا کہ بعض پر ایمان لائے اور بعض پر نہیں جیسا کہ نبی آخر الزماں کی رسالت پر ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ احکام کا صحیح علم آجانے کے بعد اختلاف کرنا بہت ہی قابلِ افسوس ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ ملک شام دیا کہ کوئی مخالف ان کا نہ رہا۔۱۲

(۹۳)

فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا

پھر اگر بالفرض آپ کو اس چیز میں جو آپ کی طرف ہم نے نازل

إِلَيْكَ فَسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ

کی ہے کچھ شبہ ہو تو آپ ان لوگوں سے پوچھ دیکھئے جو ان کتابوں کو پڑھتے رہتے

الْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكَ لَقَدْ جَآءَكَ

ہیں جو آپ سے پہلے نازل ہوئی ہیں۔ بلاشبہ آپ کے پاس آپ کے

الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ

رب کی جانب سے سچی کتاب آئی ہے تو آپ ہرگز شک کرنے والوں

الْمُمْتَرِينَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ

میں شامل نہ ہوں۔ اور نہ ان لوگوں میں شامل ہوں جنہوں

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَٰتِ اللَّهِ فَتَكُونَ

نے خدا کی آیتوں کی تکذیب کی ورنہ آپ بھی نقصان اٹھانے والوں

مِنَ الْخَٰسِرِينَ ﴿٩٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ

میں سے ہو جائیں گے۔ یقیناً جن لوگوں پر آپ کے رب کا حکم عذاب

عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٩٦﴾

ثابت ہو چکا ہے خواہ ان کے پاس تمام نشانیاں ہی کیوں نہ آجائیں ایمان نہیں لائیں گے

پھر اگر بالفرض آپ کو اس چیز میں جو آپ کی طرف ہم نے نازل کی ہے کچھ شبہ ہو تو آپ ان لوگوں سے دریافت کر دیکھئے جو اُن کتابوں کو پڑھتے رہتے ہیں جو آپ سے پہلے نازل ہوئی ہیں۔ بلاشبہ آپ کے پاس آپ کے رب کی جانب سے سچی کتاب آئی ہے لہذا آپ شک کرنے والوں میں ہرگز شامل نہ ہوں ٭ یعنی اہل کتاب سے دریافت کیا جا سکتا ہے کہ اس قرآن کی اور اس دین کی ان کی کتابوں میں پیشین گوئی ہے یا نہیں آپ کو شک نہیں پھر بھی شک فرمایا بطور مبالغہ اور ہو سکتا ہے کہ آپ کے واسطے سے اُمت کو سُنانا مقصود ہو اور خطاب سے مقصود اُمت ہی ہو (۹۴) اور نہ آپ اُن لوگوں میں شامل ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تکذیب کی ورنہ آپ بھی نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے ٭ یعنی ایسے لوگوں سے کنارہ کش ہی رہنا بھلا ہے (۹۵) یقیناً جن.... لوگوں پر آپ کے پروردگار کا علم عذاب ثابت ہو چکا ہے خواہ اُن کے پاس تمام نشانیاں ہی کیوں نہ آ جائیں وہ اُس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے (۹۶)

وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا

جب تک درد ناک عذاب کو نہ دیکھ

الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ

لیں گے چنانچہ کوئی بستی ایسی

قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا

نہیں ہوئی کہ مشاہدۂ عذاب کے وقت اس کے لوگ ایمان

قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا

لاتے اور ایمان ان کو نفع دیتا مگر ہاں یونسؑ کی قوم کہ جب

عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ

وہ لوگ ایمان لائے تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ان پر سے

الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾

رسوائی کے عذاب کو اٹھا لیا اور ایک مدت تک انکو سود مند رکھا

جب تک دردناک عذاب کو نہ دیکھ لینگے ٭ یعنی جن لوگوں کے متعلق یہ بات ازل میں طے ہو چکی کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے وہ تمام نشانیوں کا معائنہ کرنے کے باوجود بھی ایمان نہیں لائیں گے تا وقتیکہ دردناک عذاب کو نہ دیکھ لیں۔ ظاہر ہے کہ معائنہ عذاب کے بعد ایمان مقبول نہیں یا علمِ ازلی کی یہ بات کہ شیطان اور اس کے متبعین سے دوزخ کو بھر دوں گا یا یہ کہ جن پر حکم عذاب ثابت ہو چکا ہے اُن کا احوال مذکور ہو۔ حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں یعنی ٹھیک آئی بات یعنی ابلیس کو جو فرمایا تھا کہ تجھکو اور تیرے ساتھیوں کو دوزخ میں بھر دوں گا ۱۲ (۹۷) چنانچہ کوئی بستی ایسی نہیں ہوئی کہ معائنہ عذاب کے وقت اس کے لوگ ایمان لائے اور ان کو ان کا ایمان لانا نفع دیتا اور نافع ہوتا مگر ہاں یونسؑ علیہ السلام کی قوم کہ جب وہ لوگ ایمان لائے تو ہم نے دنیوی زندگی میں اُن پر سے رسوائی کے عذاب کو ہٹا لیا اور عذاب کو ٹال دیا اور ایک مدت تک اُن کو عیش سے بہرہ ور رکھا ٭ یعنی قاعدہ یہی ہے کہ عذاب آنے کے بعد ٹلتا نہیں اور اس وقت ایمان لانا مفید نہیں ہوتا۔ مگر یونسؑ کی قوم کیساتھ یہ سلوک نہیں کیا گیا بلکہ عذاب اُن پر سے کھولدیا گیا اور اُن کو مرتے دم تک سود مند رکھا۔ حضرت یونسؑ نے ان کو جو وعدہ دیا تھا اُس میں کچھ غلطی ہو گئی تھی اس قانونی سقم کی وجہ سے انکا ایمان مقبول ہو گیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی دنیا میں عذاب دیکھ کر یقین لانا کسی کو کام نہیں آیا مگر قوم یونسؑ کو اس واسطے کہ اُن پر حکم عذاب نہیں پہنچا تھا حضرت یونسؑ کی شتابی سے صورت عذاب کی نمودار ہوئی تھی۔ وے ایمان لائے پھر بچ گئے۔ اسی طرح مکہ کے لوگ کہ فتح مکہ میں اُن پر فوج اسلام پہنچی قتل و غارت کو لیکن ان کا ایمان قبول ہو گیا اور امان ملی۔ ۱۲ (۹۸)

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي

اور اگر آپ کا رب چاہتا تو جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے

الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ

سب ایمان لے آتے تو کیا آپ لوگوں کو اس بات پر

النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿۹۹﴾

مجبور کریں گے کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا

حالانکہ کسی شخص کا ایمان لانا بغیر حکم خدا کے ممکن نہیں

بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى

ہے اور اللہ تعالیٰ ان ہی لوگوں کو کفر کی گندگی میں

الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۱۰۰﴾

مبتلا رکھتا ہے جو عقل سے صحیح کام نہیں لیتے۔

اور اگر آپ کا رب چاہتا اور اس کو منظور ہوتا تو جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا آپ لوگوں پر زبردستی کر کے ان کو مجبور کرینگے کہ وہ ایمان ہی لے آئیں اور وہ مسلمان ہو جائیں ٭ یعنی یہ بات مشیت کے تعلق سے ہوتی ہے اس میں زور زبردستی کا کام نہیں (۹۹) حالانکہ کسی شخص کو بغیر حکم خداوندی اور اس کی مشیت کے ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ ان ہی لوگوں پر کفر کی گندگی واقع کر دیتا ہے اور ان ہی کو کفر کی گندگی میں مبتلا رکھتا ہے جو عقل سے سوچنے سمجھنے کا کام نہیں لیتے ٭ یعنی جب تک کسی کے ایمان سے مشیت متعلق نہ ہو ایمان نصیب نہیں ہوتا اور وہی لوگ محروم رہتے ہیں جو بے عقل ہیں اور عقل سے کام نہیں لیتے (۱۰۰)

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ

اے پیغمبر آپ فرمائیے ذرا اس پر تو غور کرو کہ کیا کیا چیزیں ہیں

الْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ

آسمانوں میں اور زمین میں اور جو لوگ ایمان لانے والے

عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ

نہیں ہیں ان کو نہ دلائل کچھ سودمند ہوتے ہیں اور نہ ڈرانے والے

يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ

سو کیا اب یہ لوگ صرف اس قسم کے واقعات کا انتظار کر رہے

خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْا

ہیں جیسے واقعات ان سے پہلوں پر گزر چکے ہیں آپ کہہ دیجئے اچھا

اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں +

اے پیغمبر آپ ان سے فرما دیجئے کہ تم ذرا غور کرو اور دیکھو کہ کیا کیا چیزیں ہیں آسمانوں میں اور زمین میں اور جو لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں اُن کو نہ دلائل کچھ فائدہ پہنچاتے ہیں اور نہ ڈرانیوالے ٭ یعنی آسمان و زمین میں آیاتِ قدرت بھرے ہوئے ہیں ذرا غور و فکر کی ضرورت ہے۔ (١٠١) سو کیا یہ لوگ اُس قسم کے واقعات کا انتظار کر رہے ہیں جس قسم کے واقعات اُن سے پہلوں پر گزر چکے ہیں آپ کہہ دیجئے۔ اچھا تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں ٭ یعنی اُن کی غفلت اور بے پروائی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی صرف اُن ہی باتوں کا انتظار کر رہے ہیں جن سے پہلے لوگوں کو سابقہ پڑ چکا ہے اچھا اگر یہ بات ہے تو وہ بھی انتظار کریں اور آپ بھی انتظار کرتے رہیں۔ (١٠٢)

ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

پھر ہم اپنے رسولوں کو اور ایمان والوں کو بچا لیتے تھے اسی

كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾

طرح ہم سب ایمان والوں کو بچا لیا کرتے ہیں یہ حسب وعدہ ہمارے ذمہ ہے

ع ۱۱ ۱۵

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ

آپ کہہ دیجئے اے لوگو! اگر تم میرے دین کی طرف سے کچھ شبہ میں

شَكٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَاۤ اَعْبُدُ

ہو تو میرا دین یہ ہے کہ میں ان معبودوں میں سے کسی کی بھی عبادت

الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

نہیں کرتا جن کی تم خدا کے سوا عبادت کیا کرتے ہو بلکہ

اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِیْ

میں تو اس خدا کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری جانوں

یَتَوَفّٰىكُمْ ۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ

کو قبض کرتا ہے اور مجھ کو تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۴﴾

ایمان لانے والوں میں سے ہوں

پھر ہم اس عذاب سے اپنے پیغمبروں کو اور ایمان والوں کو بچا لیتے تھے۔ ہم اسی طرح سب ایمان والوں کو نجات دیدیا کرتے ہیں اور بچا لیا کرتے ہیں یہ بات حسب وعدہ ہمارے ذمہ پر ہے ☆ یعنی جس طرح پہلوں کے وقت میں رسول اور مسلمان بچ جایا کرتے تھے اسی طرح ہم مسلمانوں کو نجات دیدیا کرتے ہیں یہ ایمان والوں کو نجات دینا ہمارے ذمہ پر ہے (۱۰۳) آپ اے پیغمبر ان سے کہدیجئے کہ اگر تم میرے دین کی طرف سے کچھ شک و شبہ میں ہو تو سن لو! میرا دین یہ ہے کہ میں ان معبودوں میں سے کسی کی بھی عبادت نہیں کرتا جن کی تم خدا کے سوا بندگی کرتے ہو۔ اور خدا کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کرتے ہو بلکہ میں تو اس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری جانوں کو مرتے وقت کھینچ لیتا ہے اور قبض کرتا ہے اور مجھ کو منجانب اللہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس پر ایمان لانے والوں میں سے ہوں ☆ یعنی ان کے سامنے اپنے دین کی تفصیل بیان کردو تاکہ آپ کی طرف سے کوئی شبہ باقی نہ رہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کھینچ لیتا ہے یعنی موت دیتا ہے یہ صفت سب لوگ اللہ کی سمجھتے ہیں اس واسطے یہ بتا دیا ۱۲ (۱۰۴)

ع ۱۱
۱۵
۱۰

وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا

اور نیز یہ حکم ہوا ہے کہ سب طریقوں سے یکسو ہو کر اپنے

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٥﴾ وَ

آپکو اس دین یعنی اسلام پر مضبوطی سے قائم رکھو اور تم مشرکوں میں سے ہرگز نہ ہونا

لَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا

اور نیز یہ کہ خدا کو چھوڑ کر کسی ایسی چیز کو نہ پکارنا جو تم کو نہ نفع

يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ج فَإِنْ

پہنچا سکتی ہو اور نہ نقصان پہنچا سکتی ہو پھر اگر آپ نے بالفرض

فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠٦﴾

ایسا کیا تو اس وقت آپ بھی بے انصافوں میں سے شمار ہوں گے۔

اور نیز مجھکو یہ حکم دیا گیا ہے کہ سب طریقوں سے یکسو ہو کر اپنے آپ کو اس دینِ اسلام پر مضبوطی سے قائم رکھو اور اپنے آپ کو اس دین کی طرف اس طرح متوجہ رکھو کہ اور سب طریقوں سے علیحدہ ہو جاؤ اور مجھکو یہ حکم ہوا ہے تم مشرکوں میں سے ہرگز نہ ہونا۔ ٭ یعنی شرک کبھی نہ کرنا حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔ حنیف نام ہے ابراہیمؑ کے دین والوں کا۔ اور عرب شرک کرنے اور آپکو حنیف کہے جاتے۔ ۱۲ (۱۰۵) اور نیز مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ خدا کو چھوڑ کر کسی ایسی چیز کو نہ پکارنا جو تم کو نہ نفع پہنچا سکے اور نہ تم کو نقصان پہنچا سکے پھر اگر بالفرض تم نے ایسا کیا تو اسی وقت تم بھی ناانصافوں میں شمار ہو جاؤ گے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کا حق ضائع کرنے والوں میں سے ہو گے ٭ یعنی ان کی عبادت کرو تو نفع ان کے اختیار میں نہیں اور ان کی عبادت چھوڑ دو تو نقصان ان کے بس میں نہیں۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسے ایاہج اور بے بسوں کو پوجو گے تو یقیناً ظالم قرار پاؤ گے۔ (۱۰۶)

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا

اور اگر اللہ تجھ کو کوئی ضرر پہنچائے تو اس ضرر کو

كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ

سوائے اس کے کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تجھ کو کسی نفع

بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ

سے بہرہ مند کرنا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی واپس کرنے والا نہیں

مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ

وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾

بڑی مغفرت کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

اور اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی ضرر اور تکلیف پہنچائے تو اس تکلیف کو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا اور ہٹانے والا نہیں اور اگر وہ تم کو کوئی اور نفع اور راحت پہنچائے تو اس کے فضل کو کوئی لوٹانے والا اور واپس کرنے والا نہیں وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتا ہی پہنچاتا ہے اور وہ بڑی مغفرت اور بڑی مہربانی کرنے والا ہے ﷺ یعنی نفع نقصان کا سوائے اُس کے کوئی مالک نہیں پھر اس کو چھوڑ کر.... دوسروں کی بندگی کرنا جہالت نہیں تو اور کیا ہے وہ صاحب مغفرت و رحمت اور صاحب فضل ہے (۱۰۷)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ

آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو بلاشبہ تمہارے رب کی جانب سے تم کو

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى

حق بات پہنچ چکی۔ سو اب جو شخص صحیح راہ اختیار کرتا ہے تو وہ

فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ

اپنے ہی بھلے کو اختیار کرتا ہے اور جو گمراہی اختیار

ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ

کرتا ہے تو وہ گمراہ ہوتا ہے اپنے ہی برے کو

اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَاتَّبِعْ

اور میں تم پر مختار کار مقرر نہیں ہوا ہوں اور اے پیغمبر

مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى

آپ کی طرف جو حکم بھیجا جائے آپ اس کا اتباع کیجئے اور صبر کرتے

يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

رہیے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے اور وہی سب فیصلہ کرنیوالوں میں بہترین فیصلہ

کرنیوالا ہے

ع ۱۱ / ۱۶

ختم شد

اے پیغمبر آپ افراد انسانی سے کہدیجئے اے لوگو! یقیناً تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہارے پاس دینِ حق پہنچ چکا اور سچی بات آپہنچی سو اب جو شخص صحیح اور سیدھی راہ اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے ہی بھلے اور اپنے ہی نفع کیواسطے اختیار کرتا ہے اور جو شخص اب بھی بے راہ رہتا ہے اور گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے ہی بُرے کو بھٹکا پھریگا وہ اپنے ہی نقصان کو گمراہ اور بے راہ رہے گا اور میں تم پر کوئی مختار کار نہیں مقرر ہوا ہوں ﴿۱۰۸﴾ یعنی حق بات کو قبول کرنے میں قبول کرنے والوں کا بھلا۔ اور بے راہی میں گمراہوں پر ہی وبال پڑتا ہے مجھے کوئی ذمہ دارانہ تسلط تم پر حاصل نہیں ہے کہ میں تمہیں جبر واکراہ کے ساتھ غلط راہ سے باز رکھ سکوں (۱۰۸) اور اے پیغمبر آپ کی جانب جو حکم بھیجا جائے اور آپ کی طرف جو وحی بھیجی جائے آپ اسی کا اتباع اور پیروی کیجئے اور صبر و برداشت کرتے رہیئے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کا فیصلہ کردے۔ اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں بہتر اور اچھا فیصلہ کرنے والا ہے ﴿۱۰۹﴾ فیصلہ کردے یعنی دنیا میں تباہی یا آخرت میں عذاب۔ (۱۰۹) ✽

ع ۱۱
۱۶

الحمد للہ کہ آج سورۂ یونسؑ کے ترجمہ اور شرح سے فارغ ہوا
۱۴ر مارچ سنہ ۱۹۵۲ء ۱۷ر جمادی الاخریٰ
یوم جمعہ سنہ ۱۳۷۱ھ
ہجری
فقیر احمد سعید کان اللہ لہ

یوم دو تاریخ کتابت ۲۳ر جنوری سنہ ۱۹۵۳ء مطابق ۶ر جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۷۲ھ
بروز جمعہ تحریر یہ مسود

ہماری مذہبی کتابیں منگا کر ملاحظہ فرمائیے

اور

اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھالیے۔

مکمل و مدلل ہفت سورہ بہت سی خوبیوں کا حامل ہے پہلی بات یہ کہ اس کی سورتوں کا عام فہم ترجمہ حضرت سحبان الہند مولٰنا احمد سعید صاحبؒ نے کیا ہے اس کے علاوہ ہر صورت کے پڑھنے کا طریقہ اس کا نقش اور سورۃ کا تعبیر خواب بھی اس میں موجود ہے۔ سورتوں کے بعد قرآنی دعاؤں کا ذخیرہ بھی اس میں شامل ہے۔ قرآنی دعاؤں کے ساتھ حدیث کی دعاؤں کا بھی بہت بڑا ذخیرہ اس کے ساتھ شامل کر دیا ہے۔ ہدیہ مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے۔

جنت کی کنجی ملاحظہ کیجئے جسے حضرت مولٰنا نے احادیث کی معتبر کتابوں سے تالیف فرمایا ہے۔ اردو میں یہ پہلی کتاب ہے۔ ہر انسان مرد و عورت کیلئے اس کا مطالعہ بیحد ضروری ہے اس میں بہت سی آسان باتیں درج ہیں جو عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں اور جن پر عمل کرنے سے آپ جنت کے حقدار بنجائینگے اس کتاب میں تقریباً دو ہزار حدیثوں کا نہایت سلیس اور عام فہم ترجمہ ہے جس میں جنت کی خوشخبری دیگئی ہے اور پوری کتاب ۳۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت تین روپیہ چار آنہ

دوزخ کا کھٹکا اس کتاب میں ان احادیث کا صاف اور شستہ اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ جن کا تعلق اعمالِ سیئہ سے ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کیلئے جو اعمالِ سیئہ اور خبیثہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جن الفاظ میں وعید فرمائی ہے اور خدا کے غضب سے ڈرایا ہے ان تمام احادیث کو مختلف عنوانات کے ماتحت جمع کر دیا ہے۔ دوزخ کے کھٹکے میں تقریباً ۱۸۸۴ حدیثوں کا ترجمہ ہے۔ دوزخ

کے کھٹکے کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ اُردو میں آج تک اتنا بڑا ذخیرہ ترہیب کا سوائے اس کتاب کے اور کسی میں نہیں ملیگا۔ قیمت دو روپئے چار آنے مجلّد۔ علاوہ محصولڈاک +

رسول ؐ کی باتیں اس کتاب میں تقریباً بیس عنوان ہیں جس میں توحید رسالت قرآن قیامت۔ عالم برزخ۔ قبر کا حساب۔ نکیرین کی پوچھ گچھ۔ تقدیر کتب آسمانی اور ملائکہ۔ علم کے فضائل۔ طہارت کا صحیح طریقہ۔ مسواک کی شرعی اہمیت غرض یہ کہ ہر عنوان کی تحت میں اسکی مناسبت سے احادیث کو جمع کیا گیا ہے جو حدیث جس جگہ سے لی گئی ہے اس کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ آپ کیلئے اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے نہ صرف آپ کیلئے بلکہ آپ کے بچے اور بچیوں کے لئے بھی اس قسم کی سہل اُردو کی مذہبی کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت دو روپئے چار آنے مجلد علاوہ محصول

پہلی تقریر سیر مولانا کی یہ وہ مشہور تقریر ہے جو آپ نے اٹاوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیر مقدسہ پر کی تھی۔ مولانا کی اس تقریر کو جو مقبولیت حاصل ہوئی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ اس کا چوتھا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے۔ قیمت دو روپئے - مجلد۔ علاوہ محصول ڈاک +

دوسری تقریر سیر مولانا کی یہ دوسری تقریر سیر وہ ہے جو آپ نے ناگپور میں کی تھی اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی تبلیغی مشکلات اور مخالفین کے دردانگیز مظالم اور آپ کے صبر و تحمل کا دیگر انبیائے سابقین سے مقابلہ اس قدر دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں بیان کیا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت دو روپئے آٹھ آنے۔ علاوہ محصولڈاک +

تقاریر حضرت مولانا احمد سعید صاحب سابق ناظم جمعیۃ علماء ہند کی اب سے پندرہ بیس سال پہلے کی تقاریر کا یہ مجموعہ ہے۔ یہ انقلابی تقاریر جنہوں نے ہندوستان میں ایک انقلاب برپا کر دیا اور ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر یہ سمجھنے پر مجبور ہو گیا کہ ہندوستان کی آزادی ہمارا پیدائشی حق ہے۔

قیمت دو روپئے چار آنے علاوہ محصولڈاک

رسُولُ اللہؐ یہ آقائے نامدار جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع اور عام فہم سوانحعمری ہے۔ اُردو زبان میں اس قدر سہل ہے کہ معمولی پڑھا لکھا آدمی اور چھوٹے بچے بچیاں آسانی کے ساتھ پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں. قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ مجلد۔ علاوہ محصول ڈاک ✦

صلوٰۃ وسلام حضرت مولٰنا نے قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ کی وہ تمام ہدایات یکجا جمع فرمادی ہیں جو درود وسلام کے فضائل پر مشتمل ہیں اس قسم کا مجموعہ اُردو میں آج تک نہیں پیش کیا گیا۔ قیمت بارہ آنے۔

پردہ کی باتیں یہ حضرت سحبان الہند مولٰنا احمد سعید صاحب سابق ناظم جمعیۃ العلماء ہند کی ان تقاریر کا مجموعہ ہے جو آپ نے مختلف موضوعات پر آل انڈیا ریڈیو پر کیں۔ جس کو ریڈیو سننے والے حضرات نے بہت زیادہ پسند کیا قیمت ایک روپیہ ۲ آنے علاوہ محصولڈاک ✦

اعظم گڑھ کی جیل میں خدا کی باتیں کم وبیش آٹھ سو احادیث کا .... یہ ترجمہ ہے جو حضرت مولٰنا نے سلیس اور عام فہم اُردو میں کیا ہے۔ بعض بعض مقامات پر احادیث کے مطالب کی توضیح بھی فرمادی ہے۔ یہ کتاب مولٰنا کی ایک دینی خدمت کے علاوہ قیدخانہ کی یادگار بھی ہے۔ کتاب کا نام "خدا کی باتیں" رکھا ہے۔ قیمت دو روپئے بارہ آنے۔

شوکت آرا بیگم یہ حضرت مولٰنا کا ایک مذہبی ناول ہے جو آپ نے اب سے بتیس پچیس سال قبل لکھا تھا۔ شوکت آرا بیگم کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ حضرت مولانا نے اس ناول میں کوئی مذہبی بحث نہیں چھوڑی ہے۔ یہانتک کہ شادی بیاہ کا طریقہ اور ہندوستان دارالحرب ہے کہ دارالاسلام۔ بینک سے مسلمان سود لے سکتے ہیں یا نہیں اور اگر لے لیں تو اس کو وقت پر خرچ کرنا جائز ہے کہ نہیں۔ بہرکیف شوکت آرا بیگم ناول پڑھنے کے قابل ہے امید ہے کہ آپ اس ناول کو منگا کر ضرور ملاحظہ فرمائیں گے قیمت دو روپیہ۔

مشکل کشا
حضرت مولانا نے تمام مصروفیتوں اور طویل علالت کے باوجود سینکڑوں
کتابوں کے مطالعے کے بعد قلم اٹھایا۔ اور ایک بہت بڑا ذخیرہ عربی سے
اردو میں منتقل کردیا۔ یعنی اوپر عربی میں دُعا ہے اور نیچے اُس کا عام فہم با محاورہ ترجمہ
ہے۔ وظیفہ پڑھنے کے اوقات اور شمار وغیرہ کو بھی شامل کردیا ہے۔ قیمت ۴ر
ماہِ رمضان
اس میں روزہ۔ اعتکاف۔ شب قدر وغیرہ کا مفصل بیان ہے
اس کے مطالعہ سے آپ کو یہ بھی معلوم ہوسکے گا کہ کن کن
چیزوں کا روزہ کی حالت میں استعمال حرام ہے اور کن کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا
ہے اور کس حالت میں قضا واجب ہوتی ہے اور کس میں نہیں مجلد قیمت ۶؍
سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب مدظلہ کے
ترجمہ کا عام فہم
قرآن شریف
آٹھ دس سال کی مسلسل کوشش کے بعد خدا کا شکر ہے کہ آپ عام فہم ترجمہ اور
ترجمہ کا خلاصہ تفسیر القرآن جو حاشیہ پر ہوگی لکھنے میں کامیاب ہوگئے۔ آپ کے عام فہم
ترجمہ اور تفسیر کا خلاصہ جو حاشیہ پر ہوگا اس کے متعلق یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ اس کے
پڑھنے کے بعد پھر کسی اُردو کی تفسیر کی مدد سے قرآن شریف کا مطلب سمجھنے کی ضرورت
نہیں رہیگی۔
منیجر دینی بکڈپو اُردو بازار دہلی
زیر طبع

غرضیکہ :- یہ پانچ سو پچاس صفحات کی وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جس نے اپنے مختصر دامن میں دین کی ساری باتوں کو سمیٹ رکھا ہے۔ پیدا ہونے کے وقت سے زندگی کی آخری منزل تک یہ آپ کی پوری رہنمائی کرے گی۔ دنیا میں دین کی باتیں جو آپ سنتے اس کا مکمل اور ٹھوس کورس ہے جس کو پڑھنے اور پڑھ کر عمل کرنے کے بعد فیل ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں۔ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے۔ سمندر کے خشک ہو جانے کا یقین کیا جا سکتا ہے سورج بجائے مشرق کے مغرب سے نکل سکتا ہے۔ پوری کائنات میں انقلاب آ سکتا ہے لیکن اس کتاب میں لکھی ہوئی باتیں نہ غلط ہو سکتی ہیں اور نہ بدل سکتی ہیں +

یہ کتاب دین کو مضبوط - عقائد کو پختہ - ایمان کو مستحکم - خدا سے قریب اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا سچا امتی بنانے والی ہے۔ اس کتاب میں سے ہمیں حلال حرام - جائز ناجائز کا صحیح پتہ چل جائیگا۔ یہ کتاب ہماری دینا وی تمام ضروریات کا وہ چشمہ ہے جو ہماری روح کو آب حیات بخشتی ہے۔ اس کتاب سے آپ اپنی زندگی کے ہر رخ کو احکام الٰہی اور فرمان نبویؐ کے سانچے میں ڈھال سکتے ہیں۔ یہ کتاب آپ کی ضروریات زندگی کی ان اہم چیزوں میں سے ہے جس سے جسم اور روح دونوں کو ابدی سکون اور دائمی راحت میسر آ سکتی ہے۔ اس کتاب کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے جس کو بلا خوف تردید ایک مکمل انسائیکلوپیڈیا کہا جا سکتا ہے اور جو ایک ایسے عالم دین کی تصنیف ہے جس نے سالہا سال تک اپنی چہار دیواری سے باہر قدم نہیں رکھا اور بہ نظر غائر اسلام کا مطالعہ کیا۔ سینکڑوں ہی نہیں بلکہ ہزاروں تصانیف کیں اور یہ کتاب بلاشبہ ان تمام تصانیف کا نچوڑ ہے۔ سفید عمدہ کاغذ۔ مجلد۔ خوبصورت ڈسٹ کور۔ قیمت صرف پانچ روپیہ (صہ/)

منتخب اعمال قرآنی حضرت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کا یہ ہندوستان میں پہلا ایڈیشن ہے جو ترجمہ اور اضافہ میں فہرست مضامین کے ساتھ شائع کیا گیا ہے +

قیمت ... مجلد ... ایک روپیہ آٹھ آنہ

اِصلاحُ الرسوم — حضرت مولانا اشرف علی رحمۃ اللہ علیہ نے ہر رسم کو اسلام کی کسوٹی پر کسا ہے۔ اور جو چیز کسوٹی پر پوری نہیں اتری، تو لوگوں کو بتایا ہے یہ چیز کھوٹی ہے اور کھوٹی چیز کو کھرا سمجھ کر خریدنا نادانی ہے قیمت عہ

تعلیم الدین — حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی عام فہم تصنیف ہے جس کی تعلیم ابتدائی بچوں اور بچیوں کیلئے نہایت ضروری ہے۔ عقائد و تصدیقات بشرکی قبروں پہ بدعتیں۔ ایمانی درجے۔ گناہ کے نقصانات وغیرہ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے قیمت (عہ) +

حیات المسلمین — حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی عام فہم تصنیف ہے جس کی تعلیم ابتدائی بچوں کیلئے خصوصیت سے ضروری ہے۔ بڑوں کی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے اس کا مطالعہ مفید ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ

ہدایت نمادہ سُورۂ جیبی سائز — حضرت مولانا اشرفعلی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ اور ہر سورت کے نقش اور خواص ہفت ہیکل، ششش قفل، دعائے امن۔ درود اکبر درود تاج کے ساتھ سفید کاغذ اور چرمی لشتہ کی جلد ہدیہ ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک +

غدر کے چند علماء — (از مفتی انتظام اللہ شہابی) یہ وہ انقلابی ہستیاں ہیں، جنہوں نے پہلی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں نوائے حریت بلند کیا اور مجاہدانہ طور سے انگریز سے ٹکر لے لیا۔ قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک +

ایسٹ انڈیا کمپنی اور باغی علماء — (از جناب مفتی انتظام اللہ شہابی) پہلی جنگ آزادی کی محققانہ تاریخ قیمت صرف دو روپے۔ محصول الگ

اسلامی معاشرت — کم و بیش دو سو کے قریب عنوان قائم کر کے مصنف نے قلم اٹھایا ہے اور اس مختصر کتاب میں اسلامی تعلیم کے ذخیرہ کو جمع کر دیا۔ اس کی ترتیب بھی مفتی انتظام اللہ شہابی صاحب نے فرمائی ہے۔ قیمت دو روپے ۴؍ (علاوہ محصول ڈاک) (۱۲۶)

سفرنامہ اسیر مالٹا
ہندوستان کے مشہور عالم بے بدل علامہ حضرت شیخ الہند اور حضرت کے
مریدین کا تاریخی اور بے مثل سفر نامہ ہے۔ قیمت دو روپے
ہر قسم کی کتابیں
اور
قرآن شریف اور پارے
و
نماز کی کتابیں اور ہر قسم کی دیگر کتابیں ہم سے
منگائیے اور ایک کارڈ لکھ کر مکمل فہرست کتب ہم
سے منگائیے
منیجر:- دینی بکڈپو اردو بازار دہلی نمبر ۶

- ایک طالبِ حق کو حق کی تلاش
- مدینہ طیبہ میں یتیم بچے کی غم و آلام سے پُر عید۔
- رحمۃ للعالمین کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔
- شیرِ خدا کی بیٹی سیدہ زینبؓ کی روضہ رسولؐ پر حاضری
- حضرت امام حسینؓ اور شہدائے کربلا کی چشم دید واقعات کا بیان
- انسانیت کی تاریخ میں ظلم اور زیادتی کا سب سے بڑا واقعہ
- اور اسی قسم کے ڈیڑھ درجن کے قریب تاریخ اسلام

کے سچے واقعات حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلوی کی زبان میں

مضامین احمد سعید

کے نام سے شائع ہوگئے ہیں۔ تقریباً دو سو ۲۰۰ صفحات۔ چکنا سفید کاغذ کتاب مجلد اور رنگین ڈسٹ کور۔ قیمت صرف دو روپے۔ محصول الگ

ملنے کا پتہ :- دینی بک ڈپو اردو بازار دہلی۔